Postal Reg. No. L/P/ GDP-1 DEC 2007

272
19-9-07

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 56

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شمارہ 38

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

7 رمضان 1428 ہجری 20 تبوک 1386 ہش 20 ستمبر 2007ء

اخبار احمدیہ

قادیان 8 ستمبر 2007 (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور انور نے جلسہ سالانہ جرمنی کے حوالہ سے احباب جماعت کو شکر گذاری میں بڑھتے چلے جانے کی تلقین فرمائی۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے

ارشاد باری تعالیٰ

☆......اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرٰکَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ۔ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ کُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔ (سورۃ القدر)

ترجمہ: یقیناً ہم نے اسے قدر کی رات میں اتارا ہے اور تجھے کیا سمجھ کہ قدر کی رات کیا ہے، قدر کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے، بکثرت نازل ہوتے ہیں اس میں فرشتے اور روح القدس اپنے رب کے حکم سے۔ ہر معاملہ میں سلام ہے۔ یہ سلسلہ طلوع فجر تک جاری رہتا ہے۔

☆......اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ۔ (سورۃ البقرہ: ۱۸۷)

ترجمہ: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں، میں دُعا کرنے والے کی دُعا کا جواب دیتا ہوں۔ جب وہ مجھے پکارتا ہے پس چاہئے کہ وہ میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں"۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُرُوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْمَنَامِ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرٰی رُؤْیَاکُمْ قَدْتَوَاطَأَتْ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ، فَمَنْ کَانَ مُتَحَرِّیْهَا فَلْیَتَحَرَّهَا فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔

(بخاری کتاب الصوم باب التمسو الیلۃ القدر فی السبع الاواخر)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہؓ کو لیلۃ القدر خواب میں رمضان کے آخری سات دنوں میں دکھائی گئی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب رمضان کے آخری ہفتہ پر متفق ہیں اس لئے جو شخص لیلۃ القدر کی تلاش کرنا چاہے وہ رمضان کے آخری ہفتہ میں کرے۔

☆......عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی ثُمَّ اعْتَکَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ۔ (بخاری کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف فی العشر الاواخر)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے اور وفات تک آپ کا یہی معمول رہا اس کے بعد آپ کی ازواج مطہرات بھی ان دنوں میں اعتکاف بیٹھتی تھیں۔

☆......عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَیَّ لَیْلَةٍ لَیْلَةُ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِیْهَا؟ قَالَ: قُوْلِیْ: "اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ"۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ اے اللہ کے رسول! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو اسمیں مَیں کیا دُعا مانگوں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ تم یوں دُعا کرنا: "اے میرے خدا تو بخشنے والا ہے بخشش کو پسند کرتا ہے۔ مجھے بخش دے اور میرے گناہ معاف کردے۔"

☆......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان کا مہینہ شروع ہو گیا ہے جو ایک بابرکت مہینہ ہے خدا تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کئے ہیں اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان جکڑ دئے جاتے ہیں۔ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اس کے خیر سے محروم کیا گیا وہ محروم کیا گیا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۲۵)

☆......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جو رمضان المبارک میں لیلۃ القدر کی رات ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے نفس کے محاسبہ کی خاطر عبادت کرے تو اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔ (صحیح بخاری کتاب الصوم)

فرمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

"......سورۃ القدر میں اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لوگوں سے وعدہ فرمایا تھا کہ وہ انہیں کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ بلکہ جب وہ گمراہ ہو جائیں گے تو ان پر لیلۃ القدر کا زمانہ آئے گا اور روح زمین پر نازل ہو گا یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے گا اسے اتارے گا اور اسے مجدد بنا کر مبعوث فرمائے گا اور روح کے ساتھ ملائکہ بھی نازل ہوں گے جو لوگوں کے دلوں کو حق اور ہدایت کی طرف کھینچ کر لائیں گے اور یہ سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا......" (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام زیر سورۃ القدر)

" اصل اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے بہت سے لوگ دعا کرتے ہیں اور ان کا دل سیر ہو جاتا ہے اور وہ کہہ اٹھتے ہیں کہ کچھ نہیں بنتا۔ مگر ہماری نصیحت یہ ہے کہ اس خاک بیزی میں ہی برکت ہے کیونکہ آخر گوہر مقصود اس سے نکل آتا ہے اور ایک دن آ جاتا ہے کہ جب اس کا وہ دل زبان کے ساتھ متفق ہو جاتا ہے اور پھر خود ہی وہ عاجزی اور رقت جو دُعا کے لوازمات ہیں پیدا ہو جاتے ہیں جو رات کو اٹھتا ہے خواہ کتنی ہی عدم حضوری اور بے صبری ہو لیکن اگر وہ اس حالت میں بھی دعا کرتا ہے کہ الٰہی دل تیرے ہی قبضہ اور تصرف میں ہے تو اس کو صاف کردے اور عین قبض کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے بسط چاہے تو اس قبض میں بسط نکل آئے گی اور رقت پیدا ہو جائے گی یہی وہ وقت ہوتا ہے جو قبولیت کی گھڑی کہلاتا ہے وہ دیکھے گا کہ اس وقت روح آستانہ الوہیت پر بہتی ہے گویا ایک قطرہ ہے جو اوپر سے نیچے کی طرف گرتا ہے"۔

(الحکم جلد ۷ نمبر ۳۱ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۳)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

رمضان کی برکات

قبولیت دُعا اور لیلۃ القدر

رمضان المبارک کے مسائل کا کسی قدر ذکر ہم گذشتہ شمارہ میں کر چکے ہیں رمضان کی اصل غرض جسمانی غذا کم کرنا اور روحانی غذا کی بڑھانا ہے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات اور اس کی رضا حاصل ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک انسان میرے لئے اپنا کھانا پینا اور نفسانی اغراض چھوڑ دیتا ہے اور میری رضا کے حصول کی کوشش کرتا ہے لہٰذا میں بھی اسے اپنا قرب عطا کرتا ہوں اور اس کے عوض میں اسے میں مل جاتا ہوں جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:- وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ یعنی جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو تُو کہہ کہ میں قریب ہوں اور میں پکارنے والے کی پکار کو قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارے۔ پس رمضان قبولیت دُعا کی خوشخبری عطا ہوتی ہے کثرت سے دعائیں کرنے کا موقعہ خاص طور پر رمضان میں مل جاتا ہے۔ چنانچہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دینی و دنیوی ترقیات کے حصول کے لئے ہر قسم کی دعائیں سکھائی ہیں ایک بچہ کی پیدائش سے بھی پہلے سے لے کر وفات تک بلکہ اس کے بعد بھی قبر میں داخل ہونے اور یوم حساب تک کی دعائیں سکھا دی ہیں۔ اسی طرح قرآن مجید میں بھی جامع اور خاص خاص دعاؤں کو محفوظ کر دیا گیا ہے۔ اگر کوئی انسان ان دعاؤں اور ذکر الٰہی اور عبادات کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لے تو اس کی دین و دنیا سنور جاتی ہے یہ دعائیں قرآن مجید اور احادیث میں بڑی حکمت اور تفصیل سے بیان ہوئیں ہیں ہمیں ہر وقت یہ دعائیں پڑھتے رہنا چاہئے۔

اسی طرح خلافت جوبلی کے خاص پروگراموں میں کی جانے والی دعائیں بھی بہت اہمیت رکھتی ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک گذشتہ خطاب میں ان دعاؤں کی حکمت اہمیت اور تفصیل بیان فرمائی ہے۔ چونکہ امام مہدی علیہ السلام کا تعلق بھی رمضان سے ہے اسلامی فتوحات کا تعلق بھی رمضان سے ہے لہٰذا یہ بابرکت مہینہ ہر سال جہاں ہمیں عمومی برکتیں عطا کرتا ہے بعض خاص برکات بھی اس میں حاصل ہوتی ہیں پس خلافت جوبلی سے پہلے آنے والے آخری رمضان المبارک کو بھی خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس رمضان میں جہاں دیگر عبادات بجالانی ہیں دعاؤں پر بھی خاص توجہ دینی چاہئے۔ رمضان کی اہمیت کے متعلق ایک روایت درج ذیل ہے:

''حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو شعبان کے آخری دن خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو ایک بہت بڑے مہینہ نے تم پر سایہ کیا ہے اللہ نے اس کے روزوں کو فرض اور رات کے قیام کو نفل قرار دیا ہے جو شخص کسی نیکی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب چاہے اس کو اس قدر ثواب ہوتا ہے گویا اس نے فرض ادا کیا جس نے رمضان میں فرض ادا کیا اس کا ثواب اس قدر ہے کہ گویا اس نے رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں ستر فرض ادا کئے وہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے وہ مواسات کا مہینہ ہے وہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے جو اس میں کسی روزہ دار کو افطار کروائے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کی گردن آگ سے آزاد کر دی جاتی ہے اور اس کو بھی اس قدر ثواب ملتا ہے اس سے روزہ دار کے ثواب میں سے کچھ کمی نہیں آتی۔ ہم نے کہا اے اللہ کے رسول! ہم میں سے ہر ایک افطار نہیں کروا سکتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی یہ ثواب عطا فرماتا ہے جو ایک گھونٹ دودھ، ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے کسی کا روزہ افطار کرواتا ہے جو روزہ دار کو سیر ہو کر کھانا کھلاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض سے پلائے گا کہ وہ جنت میں داخل ہونے تک کبھی پیاسا نہ ہوگا اور یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا اوّل رحمت ہے اس کے درمیان میں بخشش ہے اور اس کے آخر میں آگ سے آزادی ہے جو شخص اس میں اپنے غلام کا بوجھ ہلکا کر دے اللہ اس کو بخش دیتا ہے اور آگ سے آزاد کر دیتا ہے۔''

اسی طرح رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا جاتا ہے یعنی ۲۱ رمضان المبارک سے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے اعتکاف کرنا چاہئے اعتکاف میں ایک مومن اپنا گھر بار، دنیوی تعلقات سب کچھ چھوڑ کر خدا کے گھر میں آکر بیٹھ جاتا ہے اور یہاں صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنی عبادات بجالاتا ہے اور اب وہ وقت بھی جو گھریلو کاموں میں صرف ہوتا تھا خدا کی عبادات میں صرف ہونے لگتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے ہر آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی جس سال آپ کی وفات ہوئی آپ نے ۲۰ دن اعتکاف کیا۔

رمضان المبارک کی برکات میں سے ایک خاص برکت لیلۃ القدر کا حاصل ہونا ہے۔ لیلۃ القدر کی اہمیت کے بارے میں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ لیلۃ القدر سے مراد مختلف بابرکت زمانے بھی ہیں اور ایک لیلۃ القدر وہ ہوتی ہیں جس کا تعلق رمضان المبارک سے ہے چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری دس دنوں کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ ایک موقعہ پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ لیلۃ القدر ہر رمضان میں ہوتی ہے۔

اسکا مطلب یہ ہے کہ جہاں دن کی عبادات بجالانی ہیں رات کا بھی اکثر حصہ بیدار رہ کر عبادت کرنی ہے اور خدا تعالیٰ کی رضا کی حصول کی کوشش کرنی ہے چنانچہ حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے گذشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاں رمضان کے آخری عشرہ میں اپنے صدقہ و خیرات اپنی عبادتوں اور قیام لیل میں کمربستہ ہو جاتے آپ کی ازواج مطہرات اور صحابہ کرام بھی رمضان المبارک میں خاص طور پر اپنی عبادتوں میں تیزی پیدا کر دیتے اور عام دنوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ جدوجہد کرتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو اس میں کیا دعا مانگوں اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یوں دعا کرو۔ (اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یعنی اے میرے اللہ تو بخشنے والا ہے بخشش کو پسند کرتا ہے مجھے بخش دے اور میرے گناہ معاف کر دے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت لیلۃ القدر ہوتی ہے تو فرشتوں کی جماعت میں جبریل علیہ السلام اُترتے ہیں اور ہر اس بندے کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں جو کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر اللہ کا ذکر کر رہا ہوتا ہے اور جب ان کی عید کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں فخر کرتا ہے فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو اس مزدور کا کیا بدلہ ہے جس نے اپنے عمل کو پورا کیا فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب اس کا بدلہ اس کے کام کی پوری مزدوری دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے فرشتو! میرے بندوں اور بندیوں نے فرض کو ادا کیا جو ان پر فرض کیا تھا پھر وہ اپنے گھروں سے عیدگاہ کی طرف نکلے دعا کے ساتھ پکارتے ہوئے۔ مجھے میری عزت کی قسم میری بزرگی اور جود اور میرے بلند مقام کی قسم کہ میں ان کی دعا قبول کروں گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واپس لوٹ جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا ہے اور تمہارے گناہ نیکیوں سے بدل دیئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ اپنے گھروں کی طرف پھرتے ہیں اور ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (بیہقی شعب الایمان)

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رمضان داخل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مہینہ تم پر آیا ہے اس میں ایک رات ہے جو ہزار ماہ سے افضل ہے جو شخص اس سے محروم رہا اور اس کی خیر سے بے نصیب شخص ہی محروم رہتا ہے۔ (ابن ماجہ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان کی آخری رات میں میری امت کو بخش دیا جاتا ہے آپ سے کہا گیا اے اللہ کے رسول! کیا وہ لیلۃ القدر ہے فرمایا: نہیں لیکن کام کرنے والا جب اپنا کام پورا کر لے اس کو اسکا اجر پورا دیا جاتا ہے۔

پس یہ احادیث رمضان المبارک اعتکاف اور آخری عشرے اور خصوصاً لیلۃ القدر کی اہمیت بیان کرتی ہیں۔ اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ پورے رمضان عبادت کی ضرورت نہیں صرف آخری عشرہ اور طاق راتوں پر ہی زور لگانا چاہئے نہیں بلکہ پورا رمضان ہی حتی المقدور کوشش کرنی چاہئے اور جیسے کوئی امتحان دینے والا سارا سال کوشش کرتا ہے اور جو کمی رہ گئی ہو اسکو پورا کرنے کے لئے انتہائی کوشش آخر وقت میں کرتا ہے اور اس کے لئے راتوں کی نیند بھی قربان کر دیتا ہے اسی طرح پورا رمضان ہی فرائض عبادات کو بجالانے کے ساتھ ساتھ نوافل ذکر الٰہی اور دعاؤں میں زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہئے اور آخر میں تو اپنی انتہاء تک زور لگانا چاہئے تا کہ اگر اس دوران کچھ کمی بھی رہ گئی ہو تو اسے آخر وقت تک پورا کیا جا سکے۔ جیسے کہ حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی کو پورا اجر دیتا ہے جو کام پورا کر لیتا ہے اور جو بیچ میں چھوڑ دیتا ہے وہ پورے اجر کا مستحق نہیں ہوتا پس رمضان کا پورا اجر خدا کو پانا ہے اور یہ تبھی ممکن ہے جب ہم خدا کے حکم کے مطابق اس کو پانے کی پوری کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم رمضان المبارک کی برکات سے پورا حصہ پانے والے ہوں۔'' وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم ''۔

(قریشی محمد فضل اللہ)

درخواست دعا

محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم و مغفور کی طبیعت مورخہ 8.9.07 کی شام مغرب کے بعد اچانک خراب ہوگئی آپ کو اسکارٹ ہسپتال امرتسر لے جایا گیا۔ 10.9.07 کو انجوگرافی ہوئی۔ الحمد للہ کہ دل کی حالت مستحکم ہے اور آرٹریز وغیرہ ٹھیک ہیں اس لئے انجو پلاسٹی کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ 11.9.07 کو آپ کو ہسپتال سے ڈسچارج کر دیا جائے گا۔ ابھی کمزوری کافی ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت و تندرستی اور درازی عمر کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

خطبہ جمعہ

ہر شخص کا انفرادی امن بھی اور معاشرے کا امن بھی اور دنیا کا امن بھی اس ذات کے ساتھ وابستہ رہنے سے ہے جو امن دینے والی ذات ہے جس کا ایک صفاتی نام اَلْمُؤْمِنْ ہے۔

مساجد بھی اللہ تعالیٰ کا گھر ہیں۔ یہاں سے بھی امن کا پیغام دنیا کو پہنچتا ہے اور پہنچنا چاہئے۔ لیکن آج دیکھیں مسیح محمدی کو نہ ماننے والے ان کا کیا استعمال کر رہے ہیں۔ بظاہر مسجد ہے اور اندر دہشت گردوں کا اڈّہ بنا ہوا ہے۔

(لفظ مومن کے مختلف معانی کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت اَلْمُؤْمِنْ کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 6رجولائی 2007ء بمطابق 6روفا 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ.
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ.صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ. اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ .سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (الحشر:24)

فرمایا۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سلام ہے، امن دینے والا ہے، نگہبان ہے، کامل غلبہ والا ہے، ٹوٹے کام بنانے والا ہے اور کبریائی والا ہے۔ پاک ہے اللہ اس سے جو شرک کرتے ہیں۔

جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے، اللہ تعالیٰ کا ایک نام مُؤْمِن ہے۔ جو ترجمہ مَیں نے پڑھا ہے، اس میں مُؤْمِنْ کے معنی امن دینے والے کے کئے گئے ہیں۔ پس ہر شخص کا انفرادی امن بھی اور معاشرے کا امن بھی اور دنیا کا امن بھی اُس ذات کے ساتھ وابستہ رہنے سے ہے جو امن دینے والی ذات ہے جس کا ایک صفاتی نام جیسا کہ آپ نے سنا اَلْمُؤْمِنْ ہے۔ پس اس نام سے فیض بھی وہی پائے گا جو اللہ تعالیٰ کے حکم صِبْغَةَ اللّٰهِ کہ اللہ کے رنگ میں رنگین ہو، پر عمل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اِس سے دُور ہو کر ہر امن کی کوشش رائیگاں جائے گی۔ ہر کوشش کا آخری نتیجہ ذاتی مفادات کے حصول کی کوشش ہوگا نہ کہ امن۔ اور یہ امن اسی کو مل سکتا ہے جن کا ایمان کامل ہو۔ اور اللہ تعالیٰ پر ایمان کامل تب ہوگا جب اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء پر بھی ایمان ہو جیسا کہ اس نے فرمایا ہے۔ پس آنحضرت ﷺ جو خاتم الانبیاء ہیں آپ پر ایمان لانا بھی اصل میں ایک مومن کو کامل الایمان بناتا ہے۔ آپؐ کے ذریعہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء پر ایمان لانے کا حکم اتارا اور ایک مسلمان کو اِس کا پابند کیا۔ اور پھر آنحضرت ﷺ نے ایک مسلمان کو اس بات کا بھی پابند فرمایا کہ تاریک زمانے کے بعد جب میرا مسیح و مہدی مبعوث ہوگا تو اسے ماننا، اسے قبول کرنا، اس کی بیعت میں شامل ہونا، یہ بھی تم پر فرض ہے اور وہ کیونکہ حَکَم اور عدل بھی ہوگا اس لئے قرآن کریم کے معارف اور احکامات کی جو تشریح وہ کرے، جو وضاحت وہ کرے اس کو ماننا اور اس پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہی ہے جس نے تمام مسلمانوں کو بھی اور غیر مسلموں کو بھی میرے نام پر ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنا اور اُمّت واحدہ بنانا ہے۔

پس آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل ہونے والے ہی اللہ تعالیٰ کی صفت مومن سے حقیقی فیض پانے والے ہیں، ایمان میں بڑھنے والے ہیں، امن میں رہنے والے ہیں اور امن قائم کرنے والے ہیں اور ہونے چاہئیں۔ یہ خصوصیات ہر احمدی میں ہونی چاہئیں۔ پس ہر احمدی کو اپنے ایمان میں ترقی کرتے ہوئے اس اہم بات کو ہمیشہ اپنے پلّے باندھے رکھنا چاہئے کہ صرف منہ سے مان لینا کافی نہیں ہوگا بلکہ ایمان میں بڑھنا اس میں ترقی کرنا، یہی ہے جو اسے اللہ تعالیٰ کی صفت مومن سے حقیقی رنگ میں فیضیاب کرنے والا بنائے گا۔ ورنہ اگر تعلیم پر عمل نہیں تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے ایک حصہ کو تو مان لیا کہ ہم تمام انبیاء پر ایمان لاتے ہیں لیکن جو اللہ تعالیٰ کے احکامات ہمیں آنحضرت ﷺ کے ذریعہ سے ملے اور جنہیں اس زمانے میں آپؐ کے غلام صادق نے پھر خوبصورت انداز میں پیش کر کے ان پر عمل کرنے کی ہمیں نصیحت فرمائی، اس پر ہم پوری طرح کاربند ہونے کی کوشش نہ کر کے عملاً اپنے ایمان کو کمزور کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کے ایمان کو مضبوط کرتا چلا جائے، اسے اپنے ایمان کو مضبوط کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ وہ اپنی ذات میں بھی اور اپنے معاشرے میں بھی اللہ تعالیٰ کی صفت مومن کا حقیقی پرتو نظر آئے۔

مومن کے مزید معانی جو اہل لغت اور مفسرین نے بعد میں پیش کئے ہیں، اب مَیں وہ بیان کرتا ہوں۔ لسان العرب کے مطابق اللہ تعالیٰ کی صفت اَلْمُؤْمِن کا ایک معنی یہ کیا گیا ہے کہ مومن وہ ہستی ہے جس نے اپنی مخلوق کو اس بات سے امن عطا کیا کہ ان پر ظلم کرے۔ بعض نے اس کے معنی یہ کئے ہیں کہ مومن وہ ذات ہے جس نے اپنے اولیاء کو اپنے عذاب سے امن بخشا ہے۔ پہلے معنی وسعت کے لحاظ سے زیادہ وسیع دائرے میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت تو ہر چیز پر حاوی ہے، اس لئے ظلم کا تو سوال ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اولیاء کو عذاب کا سوال کیا؟ وہ تو خود بخود امن میں آ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اولیاء پر جو ابتلاء آتے ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ تو ان کا ایک امتحان ہوتا ہے جس میں سے وہ گزرتے ہیں اور بجائے شکوہ کے اللہ تعالیٰ کی مدد اور دعاؤں سے اس میں سے گزر جاتے ہیں۔

ابوالعباس کہتے ہیں کہ عربوں کے نزدیک اَلْمُؤْمِنُ کا معنی اَلْمُصَدِّق ہے اور مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ اُمّتوں سے رسولوں کی تبلیغ سے متعلق سوال کرے گا تو وہ کسی بھی رسول کی بعثت کا انکار کر دیں گے اور اپنے انبیاء کی تکذیب کریں گے۔ پھر امت محمدیہ لائی جائے گی اور ان سے یہی سوال کیا جائے گا تو وہ سابقہ انبیاء کی بھی تصدیق کریں گے، اس پر اللہ تعالیٰ ان کی تصدیق کرے گا۔ اس معنی میں اللہ تعالیٰ کو مومن یعنی اَلْمُصَدِّق کہا گیا ہے نیز محمد ﷺ اپنی امت کی تصدیق کریں گے اور یہی مضمون اس آیت کریمہ کا ہے جو فرمایا فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ. وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا (النساء:42) یعنی پس کیا حال ہوگا جب ہم ہر اُمّت میں سے ایک گواہ

لے کر آئیں گے اور ہم تجھے ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے۔

پھر کہتے ہیں کہ...... اور جو قرآن کریم میں آنحضرت ﷺ کے لئے آیا ہے کہ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ مومنوں کی تصدیق کرتا ہے۔

بعض نے کہا ہے کہ اللہ کی صفت اَلْمُؤْمِن کے معنی ہیں جو اپنے بندوں سے کئے ہوئے وعدے سچ کر دکھائے۔ جیسا کہ میں نے شروع میں کہا تھا، مومن وہ ہیں جو کامل ایمان والے ہیں۔ تمام انبیاء پر ایمان لانے والے ہیں اور یہ تمام انبیاء پر ایمان لانے کی ہدایت اللہ تعالیٰ نے ہمیں آنحضرت ﷺ کے ذریعہ سے دی۔

ابو العباس کے اس اقتباس نے اسے مزید کھولا ہے لیکن جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ ایک احمدی جو دراصل تمام انبیاء کی تصدیق کرنے والا ہے، ان کو ماننے والا ہے۔ وہی ہے جو حقیقی رنگ میں مومن ہے۔ آنحضرت ﷺ کو گواہ ٹھہرایا گیا ہے پہلے انبیاء پر بھی اور بعد میں آنے والے پر بھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: اللہ جلشانہٗ نے اسلامی امت کے کُل لوگوں کے لئے ہمارے نبی ﷺ کو شاہد ٹھہرایا ہے اور فرمایا اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ (المزمل:16) اور فرمایا وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا (النساء:42) مگر ظاہر ہے کہ ظاہری طور پر تو آنحضرت ﷺ صرف تئیس برس تک اپنی امت میں رہے، پھر یہ سوال کہ دائمی طور پر وہ اپنی اُمّت کے لئے کیونکر شاہد ٹھہر سکتے ہیں یہی واقعی جواب رکھتا ہے کہ بطور استخلاف کے یعنی موسیٰ علیہ السلام کی مانند خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے لئے بھی قیامت تک خلیفے مقرر کر دیئے اور خلیفوں کی شہادت بعینہٖ آنحضرت ﷺ کی شہادت متصور ہوئی...... غرض شہادت دائمی کا عقیدہ جو نص قرآنی سے بتواتر ثابت اور تمام مسلمانوں کے نزدیک مسلّم ہے تبھی معقولی اور تحقیقی طور پر ثابت ہوتا ہے جب خلافت دائمی کو قبول کیا جائے"۔

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 363)

پس ہم احمدی اس ایمان پر قائم ہیں، ایک تو آخرت میں تصدیق ہونی ہے جو ایمان بالغیب پر یقین کرتے ہوئے ہونی ہے۔ دوسرے آنحضرت ﷺ کے بعد کے زمانے کی تصدیق بھی آنے والے کو ماننے پر ہونی ہے جو خاتم الخلفاء ہے۔ یہ مُہر ہے جو کامل الایمان پر آنحضرت ﷺ کی تصدیق کی لگے گی۔ احمدی کی تصدیق اس اعزاز کے ساتھ ہوگی کہ ہاں اس نے پہلوں کو بھی مانا اور بعد میں آنے والوں کو بھی مانا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "آنحضرت ﷺ کے پاس ایک شخص آیا تھا۔ اس نے کچھ کہا تھا تو آپؐ نے فرمایا بس کر اب تو میں اپنی ہی امت پر گواہی دینے کے قابل ہو گیا ہوں۔ مجھے فکر ہے کہ میری امت کو میری گواہی کی وجہ سے سزا ملے گی"۔

(الحکم جلد 7 نمبر 9 مورخہ 10/ مارچ 1903ء)

گواہی کی وجہ سے کیوں سزا ملے گی؟ اس لئے کہ ایمان لانے کا دعویٰ کرنے کے بعد بھی پھر جو مصدق اعظم ہیں، اللہ تعالیٰ نے جس کی تصدیق کا اختیار دیا ہے ان کے عاشق صادق کو نہیں مانا۔ پس یہ آنحضرت ﷺ کی تصدیق پہلوں اور آخرین دونوں کے لئے ہے۔

اور پھر جو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی صفت مومن کے معنی ہیں کہ جو مومنوں سے اپنے کئے ہوئے وعدے سچ کر دکھائے تو یہ وعدے بھی آج اُس خلافت کی تصدیق کی وجہ سے ہیں جو جماعت احمدیہ سے ہی اللہ تعالیٰ پورے فرما رہا ہے۔ کیا مسلمانوں کے دوسرے فرقوں کو دین کی تمکنت حاصل ہے؟ منہ سے بے شک ڈھٹائی سے کہتے رہیں جو چاہے کہیں لیکن صورتحال ہر ایک کے سامنے ہے۔

پھر امام راغب اپنی لغت مفردات امام راغب میں لکھتے ہیں کہ اَلْمُؤْمِن کے اصل معنی ہیں طمانیت نفس حاصل ہونا اور خوف کا زائل ہونا۔

پھر لکھتے ہیں کہ آمِن، امن پانے والا بعض کے نزدیک اس سے مراد ہے اللہ کے حکم کے مطابق امن پانے والا اور اس لحاظ سے وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا (آل عمران:98) کا معنی ہوگا کہ جو شخص حرم میں داخل ہو جائے نہ اس سے قصاص لیا جاتا ہے نہ اس کے اندر قتل کیا جاتا ہے سوائے اس کے کہ وہ حرم کی حدود سے باہر آ جائے۔ کہتے ہیں یہی مضمون ان آیات میں ہے۔ فرمایا اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا (العنکبوت:68) کہ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ایک امن والا حرم بنایا ہے۔ یہ معنی جو انہوں نے کئے ہیں اس سے بھی بہت وسیع معنی ہیں۔ یہ اعلان اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھلا اعلان ہے اور اس بات کا ثبوت ہے کہ خانہ کعبہ اللہ کا گھر ہے۔ جو بھی مسلمانوں کے حالات ہوئے یا ہیں، اللہ تعالیٰ نے ابھی تک ان کو توفیق دی ہے کہ اس کے تقدس کو قائم رکھیں بلکہ اصل میں تو کہنا یہ چاہئے کہ یہ تقدس اللہ تعالیٰ نے خود قائم کیا ہوا ہے۔ اسلام سے پہلے بھی اس کا تقدس تھا۔ عربوں کی جہالت کے زمانے میں بھی اس کی حیثیت حرم کی تھی اور امن کا نشان سمجھا جاتا تھا جبکہ ارد گرد کے ماحول میں اُس جہالت کے دور میں کسی بھی قسم کے امن کی ضمانت نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ کے اس امن والے گھر کی حفاظت بھی خدا تعالیٰ نے ہمیشہ خود فرمائی ہے۔ قرآن کریم میں وہ واقعہ درج ہے جس میں اصحاب فیل سے محفوظ رکھا تھا۔ اس لشکر کے سامنے اس وقت اہل مکّہ کی کوئی حیثیت نہ تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت فرمائی۔ دنیا کو یہ بتا دیا کہ یہ امن والا گھر میرا گھر ہے۔ اس کو دنیا کے امن کے نشان کے طور پر میں نے بنایا ہے۔ اس کی طرف جو بھی ٹیڑھی نظر سے دیکھے گا اس کی اپنی سلامتی اور امن کی کوئی ضمانت نہیں ہوگی۔

پھر یہ دوسری آیت کی مثال دیتے ہیں کہ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا. وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (البقرہ:126) اور جب ہم نے اپنے گھر کو لوگوں کے بار بار اکٹھا ہونے کی اور امن کی جگہ بنایا اور ابراہیم کے مقام میں سے نماز کی جگہ پکڑو اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو تاکید کی کہ تم دونوں میرے گھر کے طواف کرنے والوں اور اعتکاف بیٹھنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لئے خوب گھر کو پاک صاف بناؤ۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس لفظ اَمْنًا کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا کہ اَمْنًا، یہ مقام امن والا ہوگا۔ اس کے ایک معنے یہ ہیں یعنی اسے دوسروں سے ہمیشہ محفوظ رکھا جائے گا۔ دوسرے معنے یہ ہیں کہ یہ مقام دوسروں کو امن دینے والا ہوگا اور چونکہ حقیقی امن اطمینان قلب سے حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے اَمْنًا کے تیسرے معنے بھی ہیں کہ اطمینان قلب بخشنے والا۔

امن کے ذکر کے بعد اس آیت میں مَقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى کا جو ذکر آیا ہے اس لئے کہ اے مسلمانو! یہ لوگوں کے امن کی ضمانت بھی ہے اور ابراہیمی قربانیوں اور عبادتوں میں اس کا امن چھپا ہوا ہے۔ اس پر عمل کر کے ہی تم امن حاصل کر سکتے ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "تم اپنی نماز گاہ ابراہیم کے قدموں کی جگہ بناؤ۔ یعنی کامل پیروی کرو تا نجات پاؤ"۔ پھر فرمایا "یہ ابراہیم جو بھیجا گیا تم اپنی عبادتوں اور عقیدوں کو اس کی طرز پر بجا لاؤ اور ہر ایک امر میں اس کے نمونے پر اپنے تئیں بناؤ"۔ پھر فرمایا کہ "آیت وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب اُمّت محمدیہ میں بہت فرقے ہو جائیں گے تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اس ابراہیم کا پیرو ہوگا"۔

(اربعین نمبر 3، روحانی خزائن جلد نمبر 17 صفحہ 420-421)

پس امن کی یہ ضمانت اس گھر سے منسوب ہونے والے کے لئے تب ہے جب عبادت کے بھی وہ رُخ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے بتائے ہیں، جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس زمانے میں کیا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کی تصدیق کرنے والا ہے اور ان کو امن دینے والا ہے جو آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی پیروی کرنے والے ہیں۔

پس احمدی کو چاہئے کہ اپنی دعاؤں میں اس امن والے گھر کو بھی ہمیشہ اس لحاظ سے پیش نظر رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ پہلا گھر جو امن و سلامتی کا نشان ہے جس میں آج احمدی کو داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے، احمدی کے لئے وہاں داخل ہونے میں امن کی کوئی ضمانت نہیں ہے جو اُس ابراہیم کے پیرو ہیں جو سب سے زیادہ اس بات کا حقدار ہے کہ اس کے امن والے گھر میں داخل ہو۔ اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا فرمائے کہ مسیح محمدی اور اس زمانے کے ابراہیم کے ماننے والے امن و سکون سے اس امن والے گھر میں داخل ہو سکیں اور جب وہ وقت آئے گا اور انشاء اللہ ضرور آئے گا تو پھر دنیا دیکھے گی اور تسلیم کرے گی کہ ہاں اب اس کے حقیقی وارث اس تک پہنچے ہیں اور اب اس امن کے سمبل (Symbol) کا اثر بھی دنیا میں پیار، محبت اور امن و سلامتی کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔

اس کا نقشہ خود امام راغب بھی پیش کر رہے ہیں۔ مسیح کی حدیث کے بارے میں کہتے ہیں کہ نیز نزول مسیح کی حدیث میں بھی یہی الفاظ ہیں کہ تَقَعُ الْاَمَنَةُ فِى الْاَرْضِ یعنی زمین پر مسیح کے آنے سے امن و امان قائم ہو جائے گا۔ پس یہ امن اس مسیح سے وابستہ ہے جو آ چکا ہے اور جس نے جنگ اور قتال کے

خلاف آواز اٹھائی ہے۔اب اس کی آواز کو سن کر بھی مسلمان نہ سمجھیں اور اس انتظار میں بیٹھے رہیں تو ان کی بدقسمتی ہے۔ جو یہ تشریح کرتے ہیں کہ مسیح کے آنے کے بعد اس نے کیا کرنا ہے۔ اگر اس کو دیکھیں گے تو اُس مسیح نے کیا امن قائم کرنا ہے جو ان کے نظریہ کے مطابق آئے گا۔اس نے تو طاقت سے صلیب کو بھی توڑنا ہے، اس نے تو قتل و غارت بھی کرنی ہے۔کیا قتل و غارت سے دنیا کے امن قائم ہوتے ہیں۔

پھر وہ کہتے ہیں کہ اَمن دو معنوں میں آتا ہے ایک معنی یہ ہیں کہ کسی کے لئے امن مہیا کرنا اور اس معنی میں اللہ تعالیٰ کو مومن کہا جاتا ہے، یعنی امن عطا کرنے والا۔اور اَمن کے دوسرے معنی ہیں۔خود امن میں آگیا۔اسے طمانیت نصیب ہوگئی۔ اَلْاِیْمَان یہ لفظ تو کبھی اس شریعت کے لئے استعمال ہوتا ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ لے کر آئے ہیں۔جیسا کہ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ھَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ (المائدة: 70)۔اور مومن اس معنی کے لحاظ سے ہر اس شخص کو کہا جائے گا جو اللہ کی ہستی اور محمد ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کا اقرار کرتے ہوئے اس کے دائرے میں داخل ہوتا ہے اور کبھی ایمان کا لفظ بطور مدح کے استعمال ہوتا ہے۔تب ایمان سے مراد ہوتا ہے اپنے نفس کو اس طرح حق کا مطیع بنا دینا کہ حق کی تصدیق کرتا ہو۔

جو آیت مَیں نے تلاوت کی ہے اس کی تفسیر میں روح المعانی میں مومن کے لفظ کے تحت لکھا ہے کہ اپنی اور اپنے رسولوں کی اس بارے میں تصدیق کرنے والا کہ انہوں نے اس کی طرف سے، یعنی اللہ کی طرف سے جو پیغام پہنچایا ہے وہ درست ہے، خواہ وہ یہ تصدیق اپنے قول سے کرے یا معجزات دکھانے سے کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کی وضاحت میں مومن کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:" خدا امن کا بخشنے والا اور اپنے کمالات اور توحید پر دلائل قائم کرنے والا ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ سچے خدا کا ماننے والا کسی مجلس میں شرمندہ نہیں ہو سکتا اور نہ خدا کے سامنے شرمندہ ہوگا کیونکہ اس کے پاس زبردست دلائل ہوتے ہیں۔لیکن بناوٹی خدا کا ماننے والا بڑی مصیبت میں ہوتا ہے۔وہ بجائے دلائل بیان کرنے کے ہر ایک بیہودہ بات کو راز میں داخل کرتا ہے تا ہنسی نہ ہو اور ثابت شدہ غلطیوں کو چھپانا چاہتا ہے"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 375)

پس یہ ہے امن بخشنے والا خدا جس پر ایمان کی مضبوطی اسے ہر مخالف کے مقابل پر جرأت دلاتی ہے۔
روح المعانی میں مومن کے لفظ کی مزید وضاحت میں لکھا ہے کہ اَلْمُؤْمِن کا معنی ہے وہ جو اپنے بندوں کو سب سے بڑی گھبراہٹ یعنی قیامت کے دن سے امن بخشنے والا ہے۔پھر بندوں کو اس سب سے بڑی گھبراہٹ سے اس طرح امن بخشنے والا ہے کہ ان کے دلوں میں طمانیت پیدا کر دے یا انہیں اپنی جناب سے خبر دے کر امن بخشے کہ ان پر کوئی خوف نہ ہوگا۔

ثعلب نے بیان کیا ہے کہ اَلْمُؤْمِن کا معنی مصدق ہے اور اللہ تعالیٰ مومنوں کے دعویٰ ایمان کی تصدیق کرنے والا ہے۔بعض نے اَلْمُؤْمِن کا معنی کیا ہے وہ جو کہ زوال کے عیب سے خود امن میں ہے کہ خدا تعالیٰ پر کسی قسم کا زوال آنا محال ہے۔

پس یہ ہیں لفظ مومن کے چند معانی جو اللہ تعالیٰ کی ذات میں استعمال ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ امن دینے والا بھی ہے، امن میں رکھنے والا بھی ہے اور ایمانوں کو مضبوط کرنے والا بھی ہے۔اس لئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس اللہ تعالیٰ کی ہر صفت پر اپنے کامل ایمان کے ساتھ عمل کرنے والے ہوں۔

خانہ کعبہ کا پہلے ذکر چل رہا تھا، یہ اللہ کا گھر ہے۔مساجد بھی اسی طرح اللہ کا گھر ہیں اور عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ یہاں سے بھی امن کا پیغام دنیا کو پہنچتا ہے اور پہنچنا چاہئے اور مساجد کی یہی حقیقی روح ہے۔لیکن آج دیکھیں مسیح محمدی کو نہ ماننے والے ان کا کیا استعمال کر رہے ہیں۔گزشتہ چند دنوں سے پاکستان میں جو امن و سکون برباد ہوا ہے وہ کیا ہے؟ بظاہر مسجد ہے لیکن اندر دہشت گردوں کا اڈا بنا ہوا ہے، حکومت کے مقابلے پر کھڑے ہیں۔ جنگ کی صورت حال بنی ہوئی ہے۔احمدیوں پر یہ الزام لگتا تھا کہ ربوہ کو سٹیٹ کے اندر سٹیٹ بنایا ہوا ہے اور اب خود لال مسجد اور جامعہ حفصہ وغیرہ کے حوالے سے یہ بیان دے رہے ہیں کہ انہوں نے قانون کو اتنا اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے کہ حکومت کے مقابلے پر کھڑے ہیں، سٹیٹ کے اندر سٹیٹ ہے اور یہ کبھی برداشت نہیں ہو سکتی تو خود ان کے مونہوں سے ہی اللہ تعالیٰ یہ باتیں نکلواتا ہے۔ان لوگوں نے امن قائم کرنا ہے؟ ان لوگوں کے دعویٰ ایمان کی اللہ تعالیٰ تصدیق کرے گا؟ ہم مومن اور دوسرے الفاظ کی جو تعریف سن کے آئے ہیں اس زمرے میں تو یہ نہیں آتے۔اللہ تعالیٰ تو ان کی تصدیق کرتا ہے جو اپنے نفس کو حق کا مطیع بناتے ہیں اور ان کا دعویٰ حق کا ہوگا۔لیکن ان کا عمل کیا ہے،؟ حکومت سے ٹکر لے رہے ہیں جو قطعاً کھلے طور پر بغاوت ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کی نافرمانی ہے۔لیکن اگر یہ اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں تو جب حکومت نے ایکشن لیا تو پھر حق بھول گئے۔ پھر عورتوں میں شامل ہو کر برقعہ پہن کر نکل گئے۔تو یہ ان کا حق ہے۔کیا یہ ایمان کی مضبوطی ہے۔

ایمان دیکھنا ہے تو آج احمدیوں میں دیکھیں جنہوں نے کلمے کو اپنے سینے سے لگایا اور کلمے کو اپنے سینے سے اترنے نہیں دیا اور اس وقت جیلیں بھر دیں۔مردوں، عورتوں اور بچوں نے ایمان کی خاطر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر دیئے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس دنیا میں طمانیت قلب عطا فرمائی تھی اور اپنے وعدے کے مطابق ان کو ہمیشہ خوف سے امن کی حالت میں بدلنے کے نظارے دکھائے تھے اور اس بات نے ان کے ایمانوں کو مزید مضبوطی بخشی کہ جس خدا نے یہاں وعدے پورے کئے ہیں اگلے جہان میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ اپنے وعدے پورے کرے گا۔

پس احمدی کو ہمیشہ اپنے ایمانوں پر مضبوطی سے قائم رہتے ہوئے اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا ہے اور جس کے حصول کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ذریعہ سے تعلیم دی ہے اور اس کے حصول کے لئے ہم نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے۔اللہ کرے کہ ہر احمدی اس تعلیم پر مکمل طور پر عمل کرنے والا ہو۔

درویشوں کو سلام

بہت بڑا ہے تمہارا مقام درویشو!
کرو قبول ہمارا سلام درویشو
نہ پی سکے جسے دنیا کے زور و زر والے
پیا ہے فقر کا تم نے وہ جام درویشو
رہے گا زینتِ تاریخ احمدیت جو
خدا نے تم سے لیا ہے وہ کام درویشو
ریاضِ قدس کے اشجار کی عنادل ہو
زہے نصیب، زہے صبح و شام درویشو
ہے بادشاہی سے افضل تمہاری درویشی
رہے گا زندہ ہمیشہ یہ نام درویشو
نہیں ہے آج اگرچہ تمہاری کچھ وقعت
بنو گے تم ہی جہاں کے امام درویشو
خدا کے واسطے کرنا دعا ظفر کے لئے
نظر سے گزرے جو اس کا کلام درویشو

(ظفر محمد ظفرؔ)

(بشکریہ روزنامہ الفضل ۲۳ رمئی ۲۰۰۷ء)

محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد | شہروز | مسرور

BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
(ESTABLISHED 1956)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
5, SOOTERKIN STREET, KOLKATA-700072

BANI AUTOMOTIVES
56, TOPSIA ROAD (SOUTH)
KOLKATA- 700046

BANI DISTRIBUTORS
5, SOOTERKIN STREET
KOLKATA-700072

PHONE CITY SHOWROOM: 2236-9893, 2234-7577, WAREHOUSE: 2343-4006, 2344-8741, RESIDENCE: 2236-2096, 2237-8749, FAX: 91-33-2234-7577

احمدیت خدا تعالیٰ کے ہاتھوں کا لگایا ہوا پودا ہے جس نے پھلنا ہے، پھولنا ہے اور جس نے زمین و آسمان کے کناروں تک محیط ہو جانا ہے

خدا کی قدرت اپنے مسیح کے لئے پہلے سے بڑھ کر اپنے نشان دکھا رہی ہے میں تمام دنیا کے احمدیوں سے کہتا ہوں کہ دعائیں کریں کہ اللہ مسلمانوں کو اور باقی دنیا کو تباہ ہونے سے بچائے

میں پاکستان میں بسنے والے لوگوں سے کہتا ہوں، ہندوستان سے بھی اور بنگلہ دیش، شری لنکا اور عرب ممالک سے بھی کہتا ہوں کہ تم سب اس مسیح محمدیؑ کو قبول کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والوں میں شامل ہو جاؤ اور نفس پرست مولویوں کے پیچھے مت چلو

(خلاصہ اختتامی خطاب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ جرمنی 2007ء)

2/ستمبر (ایم ٹی اے) جماعت احمدیہ کے ۳۲ ویں جلسہ سالانہ کے آخری روز مورخہ ۲/ستمبر کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی خطاب فرمایا جس سے قبل مکرم طارق احمد صاحب چیمہ نے سورۃ الفرقان کی آیت نمبر ۶۲ تا ۱۱ کی تلاوت کی۔ جس کا ترجمہ مکرم ساجد احمد صاحب نسیم نے پیش کیا اس کے بعد مکرم فلاح الدین خان صاحب نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام۔

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا جس کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جرمنی کے ہونہار طلباء میں طلائی تمغہ جات تقسیم کئے پھر حضور انور خطاب کے لئے منبر پر تشریف لائے۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے آیت قرآنی اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْھَادُ (سورۃ غافر: ۵۲) کی تلاوت فرمائی۔

پھر فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب خدا تعالیٰ نے موجودہ زمانے کی حالت کو دیکھ کر اور زمین کو طرح طرح کے فسق و فجور اور معصیت اور گمراہی سے بھرا ہوا پایا تو مجھے حق کے لئے مامور فرمایا اور زمانہ بھی ایسا تھا کہ تیرھویں صدی بھی ختم ہو کر چودھویں صدی شروع ہو چکی تھی لوگوں کے دلوں سے ایمان اُٹھ گیا تھا تب میں نے خدا سے قوت پا کر دنیا کو صلح اور راستی کی طرف بلایا۔ اور مجھ پر کھولا گیا کہ خدا نے مجھے اسلامی تعلیمات کے پھیلانے کے لئے مامور کیا ہے۔

جب آپ نے خدا تعالیٰ کے اذن سے یہ اعلان فرمایا کہ آپ ہی اس زمانہ کے مسیح موعود و مہدی معہود ہیں تو مخالفت کا شدید طوفان اٹھ کھڑا ہوا مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں سب نے مل کر آپ کو طرح طرح کی تکالیف پہنچائیں اور مخالفتوں اور دشمنیوں کی انتہاء کر دی حالانکہ قادیان کے اردگرد آپ جماعت کی کی ایک بڑی تعداد تھی پھر بھی آپ کو ان شدید تکالیف کے باعث ہجرت کر جانے کا خیال پیدا ہوا حالانکہ مسلمانوں کو خوش ہونا چاہئے تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے دفاع کے لئے ایک جری اللہ کو اتارا ہے۔ پھر بھی انہوں نے آپ کو تکلیف پہنچانے کا کوئی موقع بھی نہ چھوڑا آپ نے بار بار فرمایا کہ اسلام کے خلاف جو حالات ہیں وہ اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ خدا کی طرف سے کوئی مامور آئے۔ آپؑ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی اس قدر توہین کی گئی ہے کہ کسی زمانے کے نبی کی بھی اتنی توہین نہیں ہوئی۔ شیطان اپنی ذریات کے ساتھ ناخنوں تک زور لگا رہا ہے۔ ان حالات میں زمانہ پکار پکار کر کہہ رہا تھا کہ اصلاح کے لئے مصلح الزمان کو آنا چاہئے۔ کئی لاکھ مسلمان اسلام چھوڑ کر عیسائیت کی آغوش میں چلے گئے تھے، دعائیں ہو رہی تھیں کہ اسلام پر حملے ہو رہے ہیں کوئی روکنے والا پیدا ہو اور جب خدا تعالیٰ نے اپنے مامور کو بھیجا تو یہی مولوی سب سے پہلے مخالفین کی صف میں کھڑے ہو گئے۔ مخالفت اور انانیت نے ان کو اندھا کر دیا وہ جو آنحضرتؐ کی خاطر سینہ سپر تھا اس کے خلاف مقدمات بنائے گئے اور تکالیف پہنچانے میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا گیا۔

باوجود اس کے اللہ تعالیٰ نے بے شمار زمینی و آسمانی نشانات دکھائے لیکن ان اناؤں کے مارے مولویوں کی یہی رٹ تھی کہ اس کو ختم کر دو۔ نیک فطرت لوگ جو اس پیغام کو سننے کے لئے آگے آتے تھے یہ مولوی ان کے آگے بھی رکاوٹ بن کر کھڑے ہو جاتے تھے۔ آپؑ کو تنگ کرنے کی کاروائیاں اس حد تک بڑھ گئیں کہ آپ نے ایک موقعہ پر بڑے افسوس سے فرمایا: کہ اے نفسانی مولویو اور اے خشک زاہدو! تم پر افسوس کہ تم آسمانی دروازے کا کھلنا چاہتے ہی نہیں اپنے اندر ٹٹولو! کیا تمہاری زندگی دنیا پرستی سے منزہ ہے؟ اور کیا تمہارے دلوں پر زنگار نہیں لگا ہوا جس کی وجہ سے تم تاریکی میں پڑے ہوئے ہو؟ کیا تم ان فقیہیوں اور فریسیوں سے کم ہو جو حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت دن رات اس کی مخالفت کرتے تھے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ کافر کا مومن ہو جانا تمہارے ایمان لانے سے زیادہ آسان ہے۔ بہت سے لوگ مغرب و مشرق سے آئیں گے اور خوان نعمت سے حصہ پائیں گے مگر تم اسی حالت میں مرو گے۔

پس تاریخ شاہد ہے۔ سو سال سے پہلے کی تاریخ نہیں بلکہ اس دور کی تاریخ بھی کہ ان بدقسمت مولویوں کو مسیح محمدیؑ کو ماننے کی توفیق نہیں ملی۔

پاکستان میں جماعت کے خلاف قانون پاس کر کے انہوں نے سمجھا کہ احمدیت کی جڑیں ہلا دی ہیں اور خیال کیا کہ ہم احمدیت کو ختم کر دینگے لیکن ان کو کیا معلوم؟ کہ یہ خدا تعالیٰ کے ہاتھوں کا لگایا ہوا پودا ہے جس نے پھلنا ہے، پھولنا ہے اور جس نے زمین و آسمان کے کناروں تک محیط ہو جانا ہے ان کو غور کرنا چاہئے کہ جس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان سے ہجرت کی تھی اسوقت تک صرف ۷۵ ممالک میں احمدیت کا پودا لگا تھا لیکن آج دنیا کے ۱۸۹ ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ کچھ تو سوچو! کچھ تو غور کرو! کچھ تو خوف خدا کرو! اس اللہ کے پیارے کے خلاف زبان درازیاں مت کرو جس کی حفاظت کی ذمہ داری خود خدا نے لی ہے۔ اپنے پہلوں کو دیکھ کر کچھ عبرت حاصل کرو۔ اپنے ملک میں ان آفات کو دیکھو جنہوں نے تم کو گھیرا ہوا ہے۔ سوچو سوچو پھر سوچو! حضور نے فرمایا: میں پاکستان میں بسنے والے لوگوں سے کہتا ہوں، ہندوستان سے بھی اور بنگلہ دیش، شری لنکا اور عرب ممالک سے بھی کہتا ہوں کہ تم سب اس مسیح محمدیؑ کو قبول کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والوں میں شامل ہو جاؤ اور ان نفس پرست مولویوں کے پیچھے مت چلو۔ اے مسلمانو! نفس پرستی اور دنیا پرستی چھوڑ دو۔ اور تمہاری عزت اور تمہارے آقا کے نام کو روشن کرنے کے لئے جو شخص آیا ہے اس کو قبول کرو۔ اس خدا کی پکڑ سے ڈرو جو زمین و آسمان کا مالک ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: کہ میں بطور تبلیغ کے لکھتا ہوں کہ حق کے طالب جو مواخذہ الٰہی سے ڈرتے ہیں وہ بلا تحقیق اس زمانے کے مولویوں کے پیچھے نہ چلیں اور ان کے فتووں سے نہ ڈریں کیونکہ ان کے فتوے کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔

علماء میں سے بعض سعید الفطرت بھی ہیں چنانچہ افریقہ کے بعض علماء کا نور فراست کہیں زیادہ بڑھا ہوا ہے کئی عالم قرآن و حدیث ہیں جنہوں نے قرآن و حدیث کی رو سے جب آپ کی صداقت کو سمجھ لیا تو آپ کی بیعت کر کے آپ کی جماعت میں شامل ہو گئے۔ حضور ایدہ اللہ نے ایک عرب عالم کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یو کے کے جلسہ سے قبل ایک خط آیا تھا جس میں انہوں نے بہت بُرا بھلا لکھا تھا لیکن جب یو کے کے جلسہ کو MTA سے دیکھا تو پھر معافی کا خط لکھا کہ میں سمجھتا ہوں کہ اسلام کی صحیح خدمت کرنے والے آپ لوگ ہی ہیں اور میں امام مہدی کے پیغام کو قبول کرتا ہوں اور دوسروں تک بھی پہنچاؤں گا۔ چنانچہ اس تبلیغ سے ان کو اس مسجد سے بھی نکال دیا گیا ہے جو خود انہوں نے بنائی تھی۔ پس ان سعید فطرتوں کی پیروی کرو۔ خدا کی قدرت اپنے مسیح کے لئے پہلے سے بڑھ کر اپنے نشان دکھا رہی ہے میں تمام دنیا کے احمدیوں سے کہتا ہوں کہ دعائیں کریں کہ اللہ مسلمانوں کو اور باقی دنیا کو تباہ ہونے سے بچائے۔ یاد رکھیں! آج مسیح محمدی کے غلاموں کی دعائیں ہی ہیں جو دنیا کو بچانے والی ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا: کہ دنیا میں ایک نذیر آیا

بقیہ صفحہ 9 پر ملاحظہ فرمائیں

روزوں کی برکات اور ہمارے فرائض

(اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ مورخہ ۱۰؍جون ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ - ربوہ)

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور رحمہ اللہ نے سورۃ البقرہ کی آیات ۱۸۴ تا ۱۸۷ کی تلاوت کی اور پھر فرمایا:

"یہ جمعہ جو ہم آج پڑھ رہے ہیں یہ رمضان شریف سے پہلے آخری جمعہ ہے اور انشاء اللہ آئندہ جمعہ رمضان المبارک کے ایام میں آئے گا اس لئے آج کے خطبے کے لئے میں نے وہ آیات چنی ہیں جن کا تعلق رمضان المبارک سے ہے اور جن میں روزہ رکھنے سے متعلق ہدایات دی گئی ہیں اور اس کے فوائد سے آگاہ کیا گیا ہے۔

پہلے لوگوں پر روزے فرض کئے گئے کے دو مفہوم

سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ مومنوں کو یہ بتاتا ہے کہ تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں۔ تم سے پہلے لوگوں پر بھی فرض کئے گئے تھے (لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ) کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

اس کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ پڑھنے والا یہ سمجھے گا کہ اللہ تعالیٰ یہ فرما رہا ہے کہ دیکھو، ہم صرف تم پر ہی سختی نہیں کر رہے بلکہ تم سے پہلے لوگوں پر بھی کافی سختی ہوئی تھی اس لئے جہاں وہ بے چارے روزوں میں پکڑے گئے وہاں تم بھی پکڑے جا رہے ہو؟ تو کیا فرق پڑتا ہے۔ لیکن یہ مفہوم ہرگز یہاں مراد نہیں ہے۔

دوسرا مفہوم یہ ہے کہ ہم نے پہلوں کو بھی ایک نعمت عطا کی تھی۔ تم اس رسول کے ماننے والے ہو جس نے نعمتوں کو تمام کر دیا اور درجہ کمال تک پہنچا دیا اس لئے تمہارا زیادہ حق بنتا ہے کہ ہم یہ نعمت تمہیں عطا کریں۔ (لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ) کیونکہ روزوں کا نتیجہ تقویٰ ہے اور تقویٰ کی تعلیم سب سے زیادہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے دی اس لئے ضرور تھا کہ پہلوں سے زیادہ شان کے ساتھ تم پر روزے فرض کئے جاتے۔......

اسلامی روزے کا مقصود

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روزے کی جو تعلیم دی گئی ہے وہ ہر لحاظ سے کامل بھی ہے اور زیادہ مشقت طلب بھی ہے لیکن اس کے باوجود یہ وضاحت کر دی گئی کہ مشقت میں ڈالنا ہرگز مقصود نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مضمون کو خوب کھول کر بیان کر دیتا ہے۔ اس کی ضرورت بھی اس لئے پیش آئی کہ جب انسان اسلامی روزے کی تعلیم پر غور کرتا ہے تو حیران رہ جاتا ہے کہ پہلے لوگوں پر اس کا عشر عشیر بھی فرض نہیں تھا اس لئے یہ وہم دل میں پیدا ہو سکتا ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ سختیوں سے خوش ہوتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ یہ پسند کرتا ہے کہ میرے بندوں پر بوجھ پڑے اور وہ تنگی محسوس کریں اور اس کے نتیجے میں محض تنگی اور محض تکلیف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا موجب بن جاتی ہے؟ جیسا کہ بعض مذاہب میں یہ تصور پایا جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ وضاحت فرماتا ہے کہ ہرگز ایسا نہیں۔ چنانچہ سہولتیں بھی دیتا چلا جاتا ہے اور پھر حکمتیں بھی بیان کرتا ہے کہ مقصد تقویٰ کو بڑھانا ہے۔ مراد مقصود زندگی عطا کرنا ہے سختی پیدا کرنا ہرگز مراد نہیں۔ یہ ضمنی چیز ہے۔ مقصود بالذات نہیں ہے۔

(اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ) فرماتا ہے چند گنتی کے دن ہی تو ہیں۔ سارے سال میں سے صرف ایک مہینہ ہے۔ گویا موصی جو دسواں حصہ دیتا ہے اس سے بھی کم، البتہ اگر رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے رکھ لیں تو پھر وصیت کا حق یعنی سال کا ۱۰؍۱ بن جاتا ہے اور اس کا مضمون بھی پورا ہو جاتا ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم پر یہ بہت معمولی بوجھ ہے اور جتنے فوائد ہیں ان کے مقابل پر یہ کچھ بھی نہیں ہے۔ گنتی کے چند دن آتے ہیں اور گزر جاتے ہیں۔ بعض لوگوں کے دل میں خوف پیدا ہو رہا ہوتا ہے اور بعض لوگ ان دنوں سے یہ حسرتیں لے کر گزر رہے ہوتے ہیں کہ پتہ نہیں اگلے سال پھر یہ دن دیکھنے نصیب بھی ہوں گے یا نہیں۔ مگر دونوں قسم کے لوگوں کے دن تھوڑے ہی ہوتے ہیں۔ سختی اور تنگی ترشی محسوس کرنے والوں کے دن بھی گزر جاتے ہیں اور دل میں حسرتیں لئے ہوئے لوگوں کے دن بھی گزر جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ہیں وہ روزے جو تم پر فرض کئے گئے لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا قرآن کریم فرماتا ہے سختی کی خاطر فرض نہیں کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ تم پر سختی وارد کرنے سے خوش نہیں ہوتا (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ) تم میں سے جو بیمار ہو یا مسافر ہو (فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ) اس کے لئے فرض ہے کہ بعد کے دنوں میں روزوں کو پورا کرے۔ اس میں ایک سہولت دے دی گئی۔ سختی کے روزے مثلاً انتہائی گرمی کے روزے جو اب آنے والے ہیں ان میں کوئی شخص اگر بیمار ہو جاتا ہے یا سفر پر ہوتا ہے، اس پر یہ فرض نہیں کہ وہ ضرور انہی دنوں میں گرمی کی سختی میں روزے رکھے۔ اگر وہ بعد میں سردیوں کے آسان روزے بھی رکھ لیتا ہے تب بھی اس کا فرض پورا ہو جاتا ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ سختی اللہ تعالیٰ کے پیش نظر نہیں۔

روزے اور فدیہ

(وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ) اس پر بہت سی بحثیں اٹھائی گئی ہیں کہ (يُطِيْقُوْنَهٗ) سے کیا مراد ہے؟ واقعہ یہ ہے کہ اس کے جو مختلف پہلو ہیں وہ ہر امکان پر حاوی ہو جاتے ہیں۔ یہ کہنا درست نہیں ہے کہ بعض مفسرین کے معنی ٹھیک ہیں اور دوسرے مفسرین کے غلط۔ امر واقعہ یہ ہے کہ انسانی زندگی کے حالات میں دونوں قسم کے مواقع بلکہ کئی قسم کے ایسے مواقع پیدا ہوتے ہیں جن پر اس حصے کے مضمون کو پھیر کر منطبق کریں تو ہر موقع پر آیت چسپاں ہو جاتی ہے۔ سب سے پہلے تو (يُطِيْقُوْنَهٗ) مثبت ترجمہ ہے۔ یعنی یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ لوگ جو فدیہ کی طاقت رکھتے ہیں۔ فرمایا ہم رخصت تو تمہیں دے رہے ہیں۔ بیمار ہو یا سفر ہو تو بے شک بعد میں روزے پورے کر لو لیکن روزہ نہ رکھنے کا تمہیں جو غم لگ جائے گا کہ سارے لوگ روزہ رکھ رہے ہیں اور ہم محروم رہ رہے ہیں، ہم تمہیں اس بوجھ کو ہلکا کرنے کی ایک ترکیب بتاتے ہیں کہ کسی غریب کو کھانا کھلا دیا کرو۔ اس سے تمہیں جو لذت حاصل ہوگی وہ اس غم کو کم کر دے گی کہ تم روزہ نہیں رکھ سکے۔ پس (يُطِيْقُوْنَهٗ) سے یہ مراد ہے کہ جن کو طاقت ہو، جن کے اندر استطاعت ہو کہ وہ غریب کو کھانا کھلا سکیں ان کے لئے بڑی سہولت ہے کہ وہ یہ کام کریں۔ اس طرح ان کا یہ غم کہ ہم روزے سے محروم رہ گئے کسی حد تک کم ہو جائے گا......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے (يُطِيْقُوْنَهٗ) کے یہ معنی بیان فرمائے ہیں کہ جو طاقت نہ رکھتے ہوں۔

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۹ مورخہ ۲۶؍ستمبر ۱۹۰۷ء)

بعض مفسرین نے بھی یہی معنی کئے ہیں لیکن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حوالہ دوں گا۔ (يُطِيْقُوْنَهٗ) ایک ایسا فعل ہے جس میں منفی معنی بھی پائے جاتے ہیں کیونکہ باب افعال میں یہ خوبی پائی جاتی ہے کہ بعض دفعہ وہ مثبت معنی دیتا ہے اور بعض دفعہ وہی باب منفی معنی بھی دے دیتا ہے۔ اس لحاظ سے جب (يُطِيْقُوْنَهٗ) میں "ہٗ" کی ضمیر صیام کی طرف پھیری جائے گی تو یہ مطلب بنے گا کہ وہ لوگ جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے وہ غریب کو کھانا کھلائیں۔

لیکن اس کا کیا مطلب ہے کہ جو روزے کی طاقت نہیں رکھتے وہ غریب کو کھانا کھلائیں؟ کیونکہ جو طاقت نہیں رکھتے ان کو تو اللہ تعالیٰ چھٹی دے چکا ہے کہ وہ بعد میں روزے رکھیں۔ اس میں دراصل ایک اور مضمون پیدا ہو جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ بعد میں ہر آدمی روزہ نہیں رکھ سکتا۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جو وقتی بیمار ہوتے ہیں۔ چند دن بیمار ہوئے پھر صحت ہو گئی اور ان کو یہ تسلی ہو گئی کہ ہم بعد میں روزے رکھ لیں گے اور دراصل ان کا روزہ رکھنا ہی پہلے روزوں کا فدیہ ہے۔ پھر مسافر ہوتے ہیں جن کو عارضی سفر لاحق ہے اس کے بعد وہ فارغ ہو جاتے ہیں۔ لیکن کچھ بیمار ایسے ہوں گے جو دائم المرض ہیں یا عمر کے ایسے حصہ کو پہنچ چکے ہیں کہ روزے کی طاقت ہی نہیں رکھتے۔ وہ کیا کریں گے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان کے لئے بھی میں ایک تسلی کا سامان رکھتا ہوں۔ وہ یہ دکھ محسوس نہ کریں کہ اب ہم کبھی بھی روزہ نہیں رکھ سکیں گے۔ وہ غریبوں کو کھانا کھلائیں اور اس طرح ان کے ساتھ شریک ہو جائیں۔

روزہ نام ہے
غریب کے ساتھ دکھ بانٹنے کا

سوال یہ ہے کہ روزے اور غریب کو کھانا کھلانے کا کیا تعلق ہے؟ وہ تعلق دراصل یہ ہے کہ روزے میں انسان خود غریب بنتا ہے اور غریب کا دکھ بانٹ رہا ہوتا ہے۔ پھر روزے کا ایک یہ پہلو بھی ہے کہ جب وہ غریب کو کھانا کھلاتا ہے تو اپنا سکھ اسے دے رہا ہوتا ہے۔ دونوں جگہ غریب کو فائدہ پہنچ رہا ہوتا ہے۔ پس روزے کے بے شمار فوائد میں سے ایک یہ ہے کہ ایسے امراء جن کو وافر اور کئی انواع کا کھانا میسر ہے وہ اگر روزہ نہ رکھیں تو ساری عمر ان کو پتہ ہی نہیں لگ سکتا کہ بھوکے پیٹ کی کیا کیفیت ہوتی ہے؟ شدید پیاس میں مبتلا انسان کی کیا کیفیت ہوتی ہے؟ بھوکا اور پھر کام کر رہا ہو اس کی کیا کیفیت ہوتی ہے؟ امیر جان نہیں سکتا کہ بھوک بعض دفعہ کام پر مجبور کر رہی ہوتی ہے کیونکہ کام کے بغیر بھوک نہیں مٹتی۔ جتنا زیادہ کام کرتا ہے اتنی زیادہ بھوک بھڑکتی ہے۔ یہ سارے احساسات اور کیفیات ایسی ہیں کہ جب تک کوئی ان میں سے نہ گزرے اس کو ان کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔

دنیا کی باقی قوموں میں کوئی ایسا جبری نظام نہیں ہے کہ ہر امیر کو مجبور کر دیا جائے کہ کم از کم ایک مہینہ اپنے غریب بھائیوں کا دکھ محسوس کرو اور ان کا دکھ اپنے اوپر وارد کرو تا کہ تمہیں احساس ہو کہ معاشرہ کیا ہوتا ہے؟ اسلامی روزہ یہ احساس پیدا کرتا ہے جو روزہ رکھنے والے ہیں وہ جب کسی سے مزدوری لے رہے ہوتے ہیں تو ان کے دل کی اور کیفیت ہوتی ہے جو بے روزگار ہیں۔ جن کو کوئی اندازہ ہی نہیں کہ بھوک کیا ہوتی ہے اور بھوک سے کام میں کیا مشکل پڑتی ہے ان کے دل کی اور کیفیت ہوتی ہے۔ اول الذکر یعنی جو روزہ رکھنے والے ہیں اور کام لے رہے ہوتے ہیں ان کے احساس کے نتیجے میں معاشرے میں بڑا حسن پیدا ہو جاتا ہے۔ معاشرے میں انسانی قدریں آ جاتی ہیں۔ غریب اور امیر میں دوری بڑھتی نہیں بلکہ فاصلے کم ہو جاتے ہیں۔ بسا اوقات وہ مزدوروں کو خود روکتے ہیں کہ ٹھہرو، ہم تمہیں پانی پلاتے ہیں، ہم تمہارے لئے کھانے کا انتظام کرتے ہیں، ایسی سہولتیں مہیا کرتے ہیں جو ان کے Contract یا معاہدے میں شامل نہیں ہوتیں۔ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کم از کم ایک مہینہ روزے کی ٹریننگ دے چکا ہوتا ہے......

پس انسانی قدروں کو بڑھانے کے لئے روزہ

ایک بہت ہی اہم چیز ہے۔ روزہ نام ہے غریب کے ساتھ دکھ بانٹنے کا۔ جب آپ مجبوراً دکھ نہیں بانٹ سکتے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر سکھ بانٹو۔ اپنے سکھ غریبوں کو دو اور اس طرح ان کے ساتھ شریک ہو جاؤ۔ جو نعمتیں تمہیں ملی ہیں وہ ان کو بھی عطا کرو۔ چنانچہ فدیہ میں یہ روح رکھی کہ ہر شخص اپنی توفیق کے مطابق فدیہ دے۔ فدیہ جس کو دینا ہے اس کی حیثیت کے مطابق نہیں دینا۔ اس فلسفے کو اللہ تعالیٰ نے یہ فرما کر بڑا نمایاں کر دیا ہے کہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس غریب کو تو ایک روٹی اور پیاز کافی ہے اس لئے میں ایک روٹی اور پیاز دے دوں گا اور میرا فدیہ پورا ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسکی اجازت نہیں دیتا۔ سکھ تو نہ بانٹا گیا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے سکھوں میں غریبوں کو شریک کرو اگر تم اپنے لئے اعلیٰ نعمتیں استعمال کرو اور نہایت اونچی قسم کے کھانے کھاؤ تو فدیہ تب ہوگا جب غریبوں کو بھی ویسا ہی کھانا کھلاؤ تاکہ ان کو بھی اندازہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں کیا کیا نعمتیں دی ہوئی ہیں ان کو بھی اپنے ساتھ شریک کریں۔ سارا سال نہ سہی ایک مہینہ ہی وہ تمہارے ساتھ شریک ہو جائیں۔ پس بہت سے جو مصالح ہیں ان میں سے یہ ایک دو مصالح ہیں جن کا (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ) میں ذکر ہے......

فرمایا (فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا) ایسی اطاعت کی روح رکھنے والے جو اطاعت کی روح میں درجہ کمال رکھتے ہیں، خدمت کے کاموں میں پیش پیش ہیں اور دین کے کاموں میں آگے بڑھنے والے ہیں، اگر وہ اپنی طرف سے فدیہ دینا چاہیں تو ان کے لئے منع تو نہیں ہے۔ قطع نظر اس کے کہ وہ روزے کی طاقت رکھتے ہوں یا نہ رکھتے ہوں۔ جب وہ روزہ چھوڑیں تو فدیہ دیں۔ اس طرح ہم ان کو اس لذت میں شریک کر لیتے ہیں (فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ) اور یہ بتا دیتے ہیں کہ یہ ان کے لئے بہتر ہوگا یعنی ساتھ فدیے کا طوعی نظام بھی جاری فرما دیا۔

(وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ) یہاں پہنچ کر اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت کو جھنجھوڑا ہے۔ بہت سے بیمار ایسے ہیں جو دل کے بھی بیمار ہوتے ہیں۔ بہت سے بیمار ایسے ہوتے ہیں جو جسم سے زیادہ روح کے بیمار ہوتے ہیں ان کو روزہ چھوڑنے کا بہانہ چاہئے۔ ان کو چھینک آجائے تو وہ سمجھتے ہیں روزہ چھوڑ دینا چاہئے۔ ان کی طبیعت ذرا اداس ہو جائے تو وہ سمجھتے ہیں بیمار ہو گئے ہیں، روزہ چھوڑ دینا چاہئے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ چھوڑ دینے کی جو اجازت ہے وہ تمہارے لئے نقصان کا سودا ہے فائدے کا سودا نہیں ہے۔ تمہاری مجبوریوں کو پیش نظر رکھ کر اللہ تعالیٰ نے روزہ چھوڑنے کی اجازت دی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ جو روزہ رکھتا ہے وہ اس آدمی کی نسبت بہت بہتر ہے جو مجبوراً روزہ چھوڑتا ہے اس لئے عقل سے کام لینا اور اپنے فائدے کے خلاف کوئی فعل نہ کرنا۔ اپنے نفس کے خلاف فیصلہ نہ کر دینا کہ بظاہر تم آسانی میں پڑ رہے ہو لیکن حقیقت میں بہت بڑا گھاٹا کھا رہے ہو۔

روزے کی جزا

وقت کی رعایت سے اس وقت میں درمیانی حصے کو ترک کر رہا ہوں اور آخری حصہ جو مدعا اور مقصود اور مطلوب ہے روزوں کا، اس کو بیان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ) کہ جب میرے بندے تجھ سے سوال کریں کہ میں کہاں ہوں اور مجھے کیسے پایا جا سکتا ہے؟ (فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ) تو تیرے جواب دینے سے پہلے ہم ان کو بتا رہے ہیں کہ میں ان کے قریب ہوں۔ یہ نہیں فرمایا کہ اے رسولؐ! تو ان سے کہہ دے کہ میں قریب ہوں بلکہ فرمایا میں خود کہتا ہوں کہ میں قریب ہوں (اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ. فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ) میں ان کی دعوت کا جواب دیتا ہوں، ان کی پکار کو سنتا ہوں اور قبول کرتا ہوں لیکن یہ یکطرفہ راستہ نہیں ہے۔ وہ یہ نہ سمجھیں گویا اللہ تعالیٰ ان کا نوکر بن گیا ہے کہ وہ حکم دیتے چلے جائیں اور اللہ تعالیٰ منظور کرتا چلا جائے گا۔ فرمایا یہ تعلق کا دوطرفہ رستہ ہے۔ (فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ) وہ میری باتوں کا بھی جواب دیا کریں اور ان کے فوائد کی خاطر جو نصیحتیں میں ان کو کرتا ہوں ان پر عمل کیا کریں، تب یہ رشتہ چلے گا اور یہ نصیحتیں وہ ہیں جو اس سے پہلے روزے کے متعلق کی جا چکی ہیں۔

الغرض روزے کا اللہ تعالیٰ خود جواب ہے وہ خود اس کا پھل ہے اور اسی پھل کی طرف مذکورہ بالا آیت میں اشارہ کیا گیا ہے۔ فرمایا اگر تم مجھے ڈھونڈتے ہو تو روزے کی عبادت اختیار کرو یہ کامل عبادت ہے اسعبادت کے بعد تم سب سے اعلیٰ جنتیں حاصل کر لوگے اور وہ میری رضا کی جنتیں ہیں۔ دنیا میں کوئی عبادت بھی ایسی متصور نہیں ہو سکتی جو ساری عبادتوں کی جامع ہو سوائے روزے کے۔ اس میں ہر چیز آجاتی ہے۔ بدنی، جسمانی، جذباتی، روحانی غرض عبادت کا کوئی پہلو ایسا نہیں ہے جو روزے میں نہ آتا ہو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ خود روزے کا مقصود بن جاتا ہے۔

اس مضمون کی احادیث تو بکثرت ملتی ہیں سوال یہ ہے کہ قرآن کریم میں اس طرف کہاں اشارہ ہے؟ سوا اوّل تو یہاں، جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے روزے کا مقصود اللہ تعالیٰ کی ذات کو قرار دیا گیا ہے روزوں کے حکم کے معاً بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو رکھ دیا۔ فرمایا اگر روزے رکھو گے تو میں تمہارے قریب آجاؤں گا، اگر عبادتوں کا حق ادا کرو گے تو میں تمہارے پاس ہوں گا لیکن اس سے پہلے جو آیات گزری ہیں ان میں بھی اس مضمون کو بڑے عجیب طریق پر بیان فرمایا چنانچہ فرماتا ہے: (شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ. هُدًى لِّلنَّاسِ) اس کا ایک معنی یہ ہے کہ رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے، جس میں قرآن اُتارا گیا اس پر بہت سے علماء نے بحث اٹھائی کہ قرآن کریم کا آغاز تو ہو سکتا ہے رمضان شریف میں ہوا ہو لیکن یہ کہنا کہ رمضان میں ہی قرآن اتارا گیا، درست نہیں ہے۔ قرآن کریم تو نبوت کے سالوں میں مختلف وقتوں میں اترتا رہا ہے۔ اس کا جواب بعض مفسرین نے یہ دیا ہے کہ اصل بات یہ ہے کہ رمضان میں ایک دفعہ پورے کا پورا قرآن نازل ہو جایا کرتا تھا جبکہ سال کے باقی حصے میں ایسا نہیں ہوتا تھا۔ پس (اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ) سے مراد یہ ہوگی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جبرائیل رمضان شریف میں قرآن دہرایا کرتا تھا یہاں تک کہ جب قرآن مکمل ہو گیا تو پھر جو رمضان آیا ہوگا اس میں لازماً سارا قرآن ایک دفعہ اتر گیا۔

یہ معنی بھی درست ہیں۔ ان کو غلط نہیں کہا جا سکتا کیونکہ قرآن کریم کے بہت سے بطون ہیں مگر حضرت مصلح موعودؓ نے جو ترجمہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ رمضان وہ مہینہ ہے جس کے بارے میں گویا سارا قرآن اتارا گیا ہے۔ یعنی قرآن شریف کیوں اتارا گیا ہے؟ اس کا جواب دیا کہ رمضان شریف کے متعلق اتارا گیا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد دوم از افاضات حضرت مصلح موعود صفحہ ۳۹۴ زیر آیت شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن)

اب بظاہر تو قرآن شریف بہت زیادہ وسیع ہے اور رمضان کے جو احکامات ہیں وہ محدود ہیں لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ اگر آپ تجزیہ کریں تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی کہ قرآن کریم جس جس مقصد کی خاطر اتارا گیا ہے وہ سارے مقاصد رمضان شریف میں پورے ہو جاتے ہیں۔

......اس تشریح کو مدنظر رکھتے ہوئے جب ہم احادیث نبوی پر غور کرتے ہیں تو صاف پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بھی بات اپنی طرف سے نہیں کی۔ آپؐ نے روزے کی تمام خوبیاں جو بیان فرمائی ہیں وہ مبنی بر قرآن بیان فرمائی ہیں۔ آپؐ نے بعض اور آیات سے بھی استنباط فرمایا ہوگا۔ لیکن اس آیت (شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ. هُدًى لِّلنَّاسِ) سے تو بڑا واضح استنباط فرمایا کیونکہ وہی مضمون بیان فرماتے ہیں جو اس میں بیان ہوا ہے کہ قرآن کریم کا مقصود رمضان ہے۔ قرآن کریم کے سارے پھل رمضان سے وابستہ ہو چکے ہیں۔ اس لئے گویا سارا قرآن رمضان کے بارے میں اتارا گیا ہے۔ چنانچہ وہ ساری خوبیاں جو عبادت کے ذریعے حاصل ہو سکتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم نے رمضان کی طرف منسوب فرمائیں۔ فرمایا باقی ساری عبادتیں ایسی ہیں جن میں بندے کے اغراض کا بھی دخل ممکن ہے مگر روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو خالصۃً اللہ کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ رمضان کے روزوں کو کلیۃً اپنا کہتا ہے کہ یہ میرے ہیں اور فرماتا ہے کہ باقی نیکیوں کی جزا تو مختلف قسم کی جنتیں ہیں مگر رمضان کی جزا میں خود ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل الصوم)

پس قرآن کریم کا سب سے اعلیٰ مقصد یعنی اللہ کو پا لینا، یہ رمضان کے ساتھ وابستہ ہے۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بہت سے انداز ہیں رمضان کی خوبیاں بیان فرمانے کے، لیکن اب وقت نہیں ہے وہ انشاء اللہ بعد میں کسی وقت بتاؤں گا۔

اس وقت یہی کافی ہے کہ رمضان شریف تمام عبادتوں کا خلاصہ ہے، رمضان شریف تمام عبادتوں کا ارتقا ہے، رمضان شریف انسان کو اس مقصد کی طرف لے کر جاتا ہے جس کی خاطر انسان پیدا کیا گیا ہے، یہ انسان کو بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنے میں بھی درجہ کمال تک پہنچاتا ہے اور اللہ کے حقوق ادا کرنے میں بھی درجہ کمال تک پہنچاتا ہے۔ اس کے باوجود بڑے ہی بدقسمت ہوں گے وہ لوگ جو رمضان کو پائیں اور خالی ہاتھ اس میں سے نکل جائیں۔ رمضان کی برکتوں میں سے ہو کے نکلیں لیکن یہ پانی ان کو نہ چھوئے اور چکنے گھڑے کی طرح ویسے کے ویسے وہاں سے آگے چلے جائیں۔ یہ بڑی بدقسمتی ہے۔ ایسی بدقسمتی ہے کہ آپ کروڑوں مسکینوں کو بھی کھانا کھلا دیں تو بھی یہ نیکی اس نعمت کی محرومی کا بدلہ نہیں ہو سکتی اس لئے ہر وہ احمدی جو استطاعت رکھتا ہے اور اپنے نفس کا تجزیہ کر کے جانتا ہے کہ وہ بیمار نہیں ہے بلکہ صرف کمزوری محسوس کر رہا ہے، اس کو لازماً آگے بڑھنا چاہئے اور روزے رکھنے چاہئیں۔

روزہ کے فوائد و برکات

(اَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ) چند گنتی کے دن ہیں۔ اس کی سختیوں کا پتہ بھی نہیں لگتا کہ کب گزر گئیں۔ اور سختیاں ایسی ہیں جو انسان کے بدن کو ہلکا کرتی چلی جاتی ہیں۔ جسم بھی ہلکے ہوتے چلے جاتے ہیں، روح بھی ہلکی ہوتی چلی جاتی ہے اور انسان زیادہ تیزی کے ساتھ آگے قدم بڑھاتا ہے۔ رمضان کے بعد ہر روزہ رکھنے والا یہ جانتا اور محسوس کرتا ہے کہ اگر اس نے روزہ نہ رکھا ہوتا تو پتہ نہیں وہ کس ذلت میں پڑا ہوا ہوتا۔ رمضان شریف بے انتہا کمزوریاں دور کر جاتا ہے اور بے انتہا نعمتیں عطا فرما دیتا ہے۔ روزے میں سے گزرنے کے بعد جس طرح ہلکے پھلکے بدن کے ساتھ انسان قدم اٹھاتا ہے روزہ نہ رکھنے والے اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ پھر کھانے کا مزا آتا ہے، پینے کا مزا آتا ہے۔ یعنی روحانی لذتیں تو الگ رہیں مادی لحاظ سے بھی رمضان میں سے گزرے بغیر اور اس کا حق ادا کئے بغیر انسان کو یہ اندازہ بھی نہیں ہو سکتا کہ پانی میں کیا لذت ہے اور کھانے میں کیا لذت ہے؟ روزہ دار کو صبح شام تھوڑا سا اس کا اندازہ ہوتا ہے لیکن رمضان کے بعد کہ جب چاہو، جو چاہو پی لو، جو چاہو کھا لو، یہ احساس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اتنی نعمتیں عطا کی ہوئی ہیں کہ بڑی ناشکری ہے جو ہم شکر کئے بغیر ان سے گزرتے ہیں۔ اس لئے سچے شکر کی تعلیم بھی

رمضان شریف دیتا ہے۔ ایک ایک گھونٹ پر اللہ کے احسانات یاد آتے ہیں اور جو پانی پینے کی مادی لذت میں نے بتائی ہے وہ اس روحانی لذت کے مقابل پر کچھ بھی نہیں رہتی جو مومن کو اس وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ پانی سے جسم کی پیاس بجھاتا ہے تو اس کی روح کی پیاس بھی ساتھ بجھ رہی ہوتی ہے۔ وہ کہتا ہے شکر ہے خدا کو دوبارہ یاد کرنے کا موقع میسر آ گیا۔ اگر میں دو تین رمضان اسی طرح گزر جاتا تو پانی پینا اپنا حق سمجھ لیتا۔ خیال بھی نہ آتا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ پھر ہر گھونٹ پر خدا کی نعمتیں یاد آتی ہیں، اس کے احسانوں کا تصور دل کو مغلوب کر لیتا ہے اور روح اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاتی ہے۔ پس رمضان شریف کے بے انتہا فوائد ہیں۔ آپ سر جھکاتے ہوئے اس رمضان سے گزریں اپنی روح کو بھی اور اپنے جسم کو بھی خدا کے حضور پیش کر دیں۔ پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ کے کیسے فضل نازل ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے حق میں فرماتا ہے (وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ) یہ لوگ جو میری عبادت کا حق ادا کرتے ہیں یہ تجھ سے میرے متعلق پوچھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں میں ان کے قریب ہوں۔ لیکن یہ یاد رکھیں کہ میرے حقوق وہ ضرور ادا کریں کیونکہ میرے حقوق ادا کرنے کے نتیجے میں میں ان کو ملوں گا ورنہ یہ تعلق کا یکطرفہ رستہ نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم رمضان کا حق ادا کرتے ہوئے اس کی نعمتوں سے زیادہ سے زیادہ فوائد اٹھائیں۔ لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ اس رمضان کو اس طرح ضائع نہ کر دیں۔ جس طرح اس سے پہلے بعض قوموں نے روزوں کو ضائع کر دیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے (مِنْ قَبْلِکُمْ) فرمایا تو اس میں یہ بتانا بھی مقصود تھا کہ تم سے پہلے بھی روزے فرض ہوئے تھے۔ تم سے پہلے بھی ایسے لوگ تھے جنہوں نے روزوں سے فائدہ اٹھایا لیکن جب ان کی تاریخ پر نظر ڈالو گے تو تمہیں یہ بھی محسوس ہوگا کہ بہت سے ایسے بد بخت اور بد قسمت بھی تھے جنہوں نے فائدے کی بجائے نقصان اٹھایا۔ انہوں نے بھی روزے پائے لیکن ایسے گندے حال میں پائے کہ وہ روزے ان کی عاقبت سنوارنے کی بجائے ان کو دین و دنیا سے محروم کر گئے۔ ان کا کچھ بھی باقی نہیں چھوڑا۔ پس ان لوگوں کی طرح روزے نہ رکھنا۔

.......پس اے احمدیو! تم ہمیشہ ایسی آوازیں اپنے دلوں سے نکالو جو عالم بالا پر سنی جائیں اور زمین والوں کے کان ان سے محروم ہوں تو کوئی پرواہ نہ کرو۔ وہی آواز دنیا میں پھیلے گی جس کو خدا سنتا ہے اور پھر خدا کے فرشتے اس کو دنیا میں پھیلا دیا کرتے ہیں۔ ایسی آوازیں غالب آنے کے لئے بنائی گئی ہیں، مغلوب آنے کے لئے نہیں بنائی گئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطبات طاہر جلد دوم صفحہ ۳۱۵-۳۳۰)

☆☆☆☆

بقیہ خلاصہ اختتامی خطاب جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۷ء ....از صفحہ 6

پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا مگر خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا۔ جو انکار کر رہے ہیں ذلت اور رسوائی ان کے مقدر میں ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشان آپ کی زندگی میں بھی دکھائے تھے جو طاعون اور زلزلوں کی شکل میں تھے اور آج بھی وہ نشان دکھا رہا ہے احمدیت نے دنیا پر غالب آنا ہے اس لئے نشانات کا تسلسل اب چلنا ہے جب تک دنیا پر اتمام حجت نہیں ہوتی۔ فرمایا میں نے شروع میں جس آیت کی تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کی یقینی مدد کرتا ہے اور اس کی نصرت ان کے شامل حال ہوتی ہے۔ پس ایمان لانے والوں کے لئے جہاں اللہ کی مدد اور نصرت کے وعدے ہیں وہ اس شرط کے ساتھ ہیں کہ ایمان کی حقیقت کو سمجھو تب خدا مومنین کی ہر قدم پر مدد کرتا ہے۔ تاریخ اسلام اور جماعت کی تاریخ ہمیں یہی بتاتی ہے کہ ہر لمحہ اور ہر موڑ پر خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کی مدد فرمائی ہے اور تائیدات آج تک جاری ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ خدا کی نظر میں مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت مقبول ہے۔

اللہ کے وعدوں کے مطابق فتح و کامرانی جماعت کا مقدر ہے یہ خدا کی ایسی تقدیر ہے جو کبھی بدلی نہیں جا سکتی۔ دشمن خوش ہے کہ اس نے پاکستان میں جلسوں کو بند کرا دیا ہے اور جماعت کے لوگوں کو حج سے روک دیا ہے۔ ان نفس پرست ملاؤں اور دنیا پرست سربراہان کو یاد رکھنا چاہئے کہ ان کے اوپر بھی ایک بادشاہوں کا بادشاہ ہے اور یہ قانون اور دستور اس کی مرضی کے تابع ہیں۔ اس کے سامنے ان کے قانونوں کی کوئی حیثیت نہیں۔

یہ پیغام ہر احمدی کو پہلے سے زیادہ پھیلانے کی ضرورت ہے مغرب میں بھی پھیلانے کی ضرورت ہے اور مشرق میں بھی پھیلانے کی ضرورت ہے آج مغرب میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر طرح طرح کے حملے کئے جا رہے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر گندے حملے کرنے والوں کو بتائیں کہ خدا کی پکڑ سے بچو! خدا کے بندوں پر استہزاء کر کے خدا کے غضب کو مت بھڑکاؤ انہیں بتائیں کہ ہمیں تم سے ہمدردی ہے اسلئے ایسے بدکرداروں کے خلاف خود آوازیں اُٹھاؤ۔ پس اے مسیح محمدی کے غلامو! ان لوگوں پر واضح کر دو کہ یقیناً اسلام نے غالب آنا ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا سب جھنڈوں سے بالا رہنا ہے۔ اور اس جھنڈے کو گاڑنا اگر کسی کے مقدر میں ہے تو وہ مسیح محمدی کے غلاموں کے مقدر میں ہے۔ اور اب خدا تعالیٰ نے قدرت ثانیہ کے ذریعہ جس کا سلسلہ قیامت تک چلنا ہے اس کام کو کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اور اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس کی خوش خبریاں دی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب کے آخر میں فرمایا کہ میں نے تین سال پہلے توجہ دلائی تھی کہ خلافت اور وصیت کا گہرا تعلق ہے تمام جماعتیں خلافت جوبلی سے قبل اپنے چندہ دھندگان کی آدھی تعداد کو موصی بنائیں اور آج جرمنی کے جلسہ سالانہ سے میں نہایت خوشی کے ساتھ یہ اعلان کر رہا ہوں کہ جماعت احمدیہ جرمنی نے اپنے اس ٹارگیٹ کو پورا کر لیا ہے۔ پس اے جرمنی کے رہنے والو! جس طرح تم نے مالی قربانی کی ہے اسی طرح اسلام کے پیغام کو بھی زیادہ سے زیادہ دنیا میں پھیلاؤ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج ہی جماعت احمدیہ امریکہ کے سالانہ جلسہ کا اختتام ہو رہا ہے ان کو بھی اور خاص طور پر ایفرو امریکن احمدیوں کو بھی میرا یہی پیغام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس پیغام کو سمجھنے اور اس پر پورا پورا عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطاب کے آخر پر حضور انور نے اختتامی دعا کروائی۔ اور فرمایا کہ اس جلسہ سالانہ جرمنی میں خدا کے فضل سے ۲۸ ممالک کے ۲۶۴۳۰ افراد شامل ہوئے ہیں۔ ☆☆☆

صدقۃ الفطر

نظارت ہذا کی طرف سے ہر سال جماعتوں کو صدقۃ الفطر کی موجود الوقت شرح سے مطلع کیا جاتا ہے۔ از روئے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم صدقۃ الفطر کی شرح ایک صاع عربی پیمانہ (قریباً دو کلو سات سو پچاس گرام) غلہ یا اس کی رائج الوقت قیمت مقرر ہے۔ جو شخص پوری شرح سے صدقۃ الفطر کی ادائیگی نہیں کر سکتا وہ نصف شرح سے بھی ادائیگی کر سکتا ہے۔

قادیان اور اس کے مضافات میں فصل کے وقت کی قیمت کے مطابق -/900 فی کوئنٹل کے حساب سے پونے تین کلو غلہ گندم صدقۃ الفطر کی پوری شرح -/22 اور نصف شرح -/11 روپے مقرر کی جاتی ہے۔

بمطابق ہدایت مکرم ایڈیشنل وکیل المال صاحب لندن صدقۃ الفطر میں وصول ہونے والی مجموعی رقم کا 1/10 حصہ ہر صورت میں مرکزی ریزرو فنڈ حصہ جائیداد میں جمع ہونا چاہئے بقیہ 9/10 حصہ مقامی مستحقین میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ واضح رہے کہ صدقۃ الفطر کی رقم دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

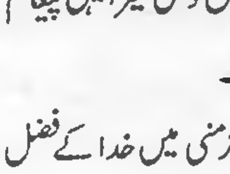
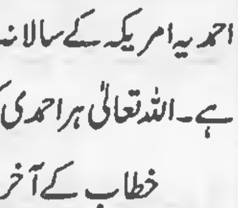
Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز - کشمیر جیولرز
اللہ الیس عبدہ بکاف
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-6468

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

بھارت کی مختلف جماعتوں میں ہفتہ قرآن مجید

سرکل حصار (ہریانہ):

فرید پور: کیم جولائی تا ۷؍جولائی ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ ہر روز تلاوت ونظم کے بعد ایک تقریر مکرم رشید احمد صاحب معلم فضائل قرآن کے مختلف موضوع پر کرتے رہے جس میں ۲۵ کے قریب افراد شامل ہوتے رہے دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

ہانسی: ۶؍جولائی تا ۱۲ جولائی مکرم ہوا خان صاحب کے زیر صدارت روزانہ ایک تقریر قرآن کریم کے موضوع پر ہوئی اور دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

گرائیے: مکرم مانگے خان صاحب صدر جماعت کے زیر صدارت جلسہ ہوا تلاوت نظم کے بعد مکرم جوگیہ خان صاحب معلم نے تقریر کی دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

حصار: ۱۳ جولائی تا ۲۰ جولائی آزادنگر وسربانگر میں مکرم اجمیر خان صاحب مکرم راجیش خان صاحب کے زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں قرآن مجید کی تلاوت وبرکات، اہمیت پر مکرم شاہ دین معلم تقریر کرتے رہے۔ اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

مسعود پور: ۱۰؍جولائی تا ۱۷ جولائی مکرم روشن صاحب مہابیر، مکرم دھرم پال متعلم جامعۃ المبشرین، مکرم عبدالباسط صاحب معلم کے زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں ہر روز ایک مقرر تقریر کر کے عظمت قرآن و برکات پر روشنی ڈالتے رہے دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوتے رہے۔

لجنہ اماء اللہ کے تحت: بھارت کی درج ذیل لجنات کی طرف سے بھی ہفتہ قرآن مجید منعقد کرنے کی اطلاع ملی ہے:

لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی-حیدرآباد-کانپور-وڈمان-شموگہ-چنتہ کنٹہ-عثمان آباد-سکندرآباد-محی الدن پور-کیرنگ-یادگیر-تاراکوٹ-برہ پورہ-وازاکارا-دہلی-جے پور-چنئی-گیا۔ (صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

فرید پور: ۱۴؍جولائی کو جماعت احمدیہ فرید پور ہریانہ میں بعد نماز مغرب جلسہ سیرۃ النبی ﷺ مکرم رشید احمد معلم کے زیر صدارت منعقد ہوا تلاوت عزیز نصیب نے کی نظم عزیزم منجیت نے پڑھی۔ تقریر معلم صاحب نے کی دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

سمین: ۲۰؍جولائی کو جماعت احمدیہ سمین ہریانہ میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ مکرم نور محمد زعیم انصار کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم رشید احمد متعلم جامعۃ المبشرین اور معلم مکرم سہیل احمد صاحب نے تقریر کی دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ ۱۵ افراد حاضر تھے۔

کرڈھان: ۲۰؍جولائی کو جماعت احمدیہ کرڈھان فتح آباد ہریانہ میں مکرم یاسین صاحب صدر جماعت کے زیر صدارت جلسہ کا آغاز ہوا تلاوت ونظم کے بعد تقریر ہوئی جو مکرم محمد حسن علی صاحب معلم نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کی۔ ۱۹ افراد جلسہ میں شامل ہوئے دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(ایوب علی خان مبلغ سلسلہ حصار)

علماء کرام کا پونچھ وراجوری زون کا دورہ

محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد اور محترم مولانا غلام نبی نیاز صاحب ۲۴؍اپریل ۲۰۰۷ء کو قادیان سے روانہ ہو کر ۲۵؍اپریل ۲۰۰۷ء کو راجوری پہنچے۔ رات کو جماعت احمدیہ ارتال میں قیام کا انتظام تھا۔ پروگرام کے مطابق بعد نماز مغرب وعشاء احباب جماعت کے ساتھ ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا اور عہدیداران کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ دوسرے دن صبح ۹ بجے ۲۶؍اپریل کو معزز مہمان پونچھ کے لئے روانہ ہو گئے۔ ۲۸؍اپریل کی شام کو آپ کا وفد واپس دہری رلیوٹ پہنچا۔ جہاں ۲۹؍اپریل ۲۰۰۷ء کو ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں کالابن، لوہارکہ، چارکوٹ اور دہری رلیوٹ کی جماعتوں سے احباب جماعت صدر صاحبان اور ممبران مجلس عاملہ نے شرکت فرمائی۔

جامعہ مسجد دہری رلیوٹ میں صبح ۱۰ بجے جلسہ منعقد ہوا۔ بعدہٗ صدر صاحبان۔ مبلغین ومعلمین کرام اور ممبران مجلس عاملہ کے ساتھ ایک خصوصی میٹنگ ہوئی۔ میٹنگ کے اختتام پر بمطابق مرکزی ہدایات معلمین کرام کے دوسرے سمسٹر کا امتحان لیا گیا۔ معزز مہمانوں کا قیام دہری رلیوٹ میں ہوا۔

ایک وقفہ کے ۱۰؍مئی ۲۰۰۷ء کو دوبارہ محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم اور محترم مولانا سلطان احمد ظفر صاحب راجوری پہنچے۔ حسب پروگرام راجوری جماعت کے تمام احباب ومستورات نیز خدام واطفال احمدیہ محلہ راجوری میں محترم ڈاکٹر محمد اسلم صاحب کے گھر پر جمع ہوئے۔ بعد نماز مغرب وعشاء خاکسار ماسٹر منور احمد تنویر زونل امیر کی صدارت میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد معزز علماء دین نے باری باری خطاب فرمایا۔ آخر میں خاکسار نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور دُعا کروائی۔

۱۱؍مئی کو مطابق پروگرام دہری رلیوٹ جماعت میں تربیتی جلسہ اور میٹنگ کا انعقاد ہوا۔ مضافات کی چار جماعتوں۔ کالابن۔ لوہارکہ۔ چارکوٹ اور دہری رلیوٹ سے آئے ہوئے احباب جماعت نے جلسہ میں شرکت فرمائی۔ محترم ڈاکٹر محمد اسلم صاحب صدر جماعت چارکوٹ کی صدارت میں جلسہ کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم محترم مولانا بشارت احمد محمود صاحب نے کی اور نظم مولانا نثار احمد ساجد صاحب نے پڑھی۔ اس کے بعد پہلی تقریر محترم مولانا تنویر احمد خادم صاحب نے اور دوسری تقریر محترم مولانا سلطان احمد ظفر صاحب نے کی۔ بعدہٗ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ اس جلسہ کے بعد جماعتوں سے آئے ہوئے صدر صاحبان۔ ممبران مجلس عاملہ اور ذیلی تنظیمات کے قائدین۔ زعماء کرام کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ دوسری نشست میں مبلغین ومعلمین کرام کے ساتھ ایک خصوصی میٹنگ منعقد ہوئی۔

۱۲؍مئی ۲۰۰۷ء کو بڈھانوں پہنچ کر نماز مغرب وعشاء جامعہ مسجد بڈھانوں میں احباب جماعت کے ساتھ ادا کیں۔ اس کے بعد حسب دستور تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ ۱۴ مئی کو لورکوٹ جماعت میں تربیتی جلسہ منعقد ہوا اور ۱۵ مئی کو صبح دس بجے علماء کرام کا یہ قافلہ نوشہرہ سے ہوتے ہوئے چھلاں پہنچا۔ شام ۴ بجے کے قریب بارڈر ایریا میں واقع پہاڑوں کے دامن میں اس جماعت میں نئی تعمیر شدہ مسجد میں بعد نماز مغرب وعشاء تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تمام احباب۔ خدام واطفال نے شرکت فرمائی۔ ۱۶؍مئی صبح دس بجے چھلاں سے روانہ ہو کر راجوری سے ہوتے ہوئے ہموسان کے لئے روانہ ہوئے سے آگے پیدل سفر شروع ہوا۔ اور دشوار گزار راستے طے کرتے ہوئے قریب شام سات بجے ہموسان پہنچے۔ احباب جماعت نے بڑے والہانہ انداز سے استقبال کیا۔ مغرب وعشاء کی نمازوں کے بعد تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ ناچیز کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد پہلی تقریر محترم مولانا سلطان احمد ظفر صاحب نے تربیتی امور پر فرمائی بعدہٗ دوسری تقریر محترم مولانا تنویر احمد خادم صاحب نے خلافت کی برکات اور صد سالہ جوبلی کے تعلق سے کی۔

مورخہ ۲ جون ۲۰۰۷ء کو محترم مولانا محمد اسمٰعیل طاہر صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت ومحترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ اور دیگر عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ بھارت دہری رلیوٹ جماعت میں پہنچے۔ محترم صدر صاحب دہر رلیوٹ۔ احباب جماعت نے آپ کا نہایت پرتپاک استقبال کیا۔ دوسرے دن تین جون کو پونچھ اور راجوری ہر دو زون کی متعدد جماعتوں سے پہنچے ہوئے۔ جامعہ مسجد میں خاکسار کی صدارت میں جلسہ کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم محترم مولانا نثار احمد ساجد صاحب نے کی اور ترانہ اطفال عزیزم دانیال احمد، انوار اور عزیزم اطہر احمد بلال نے پیش کیا۔ اس اجلاس کی تعارفی تقریر مولانا بشارت احمد محمود صاحب نے فرمائی۔ بعدہٗ محترم مولانا محمد اسمٰعیل طاہر صاحب نے ذیلی تنظیمات خصوصاً مجلس خدام الاحمدیہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بانی تنظیم حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشادات کی روشنی میں تنظیم کی اہمیت اور افادیت پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مولانا ظہیر احمد خادم صاحب ناظر دعوت الی اللہ بھارت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی اصل غرض کی وضاحت فرماتے ہوئے آپسی بھائی چارے اور باہمی پیار اور محبت کی فضا کو قائم رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ نیز خلیفۂ وقت کی ہر آواز پر لبیک کہنے میں سعادت مندی پانے اور نظام جماعت کے اصولوں کی پاسداری کی تلقین فرمائی۔

اس کے بعد خاکسار نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کے زریں ارشادات کی روشنی میں انسانی زندگی کے مقاصد کی وضاحت کی اور دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

بعدہٗ ایک میٹنگ کا اہتمام کیا گیا۔ جس کا آغاز محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے عہد خدام الاحمدیہ دہرا کر فرمایا۔ اس میٹنگ میں زونل امراء، صدر صاحبان، ممبران مجلس عاملہ، قائدین نیز مبلغین ومعلمین نے شرکت فرمائی۔ دعا کے ساتھ میٹنگ کا آغاز فرماتے ہوئے محترم صدر صاحب اور محترم ناظر صاحب نے عہدیداران کو اپنی اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں اختتامی دعا کے ساتھ میٹنگ برخاست ہوئی۔ بعدہٗ ظہر وعصر کی نمازوں اور طعام کے بعد معزز مہمان شام چھ بجے واپس قادیان روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ اس تمام تر مساعی میں برکت عطا فرمائے اور جماعتوں میں بیداری اور اصلاح کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین۔ (ماسٹر منور احمد تنویر زونل امیر راجوری وجموں)

سردہ مائنز میں تربیتی اجلاس

مورخہ ۲۸؍اگست کو جماعت احمدیہ سردہ مائنز جھارکھنڈ میں مکرم برہان خان کے گھر پر تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت محترم مولوی فرزان احمد خان نے کی تلاوت قرآن مجید مکرم برہان احمد صاحب نے کی اور نظم عزیزم ریحان احمد نے خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہٗ مکرم محمود صاحب ..ر جماعت احمدیہ سردہ مائنز اور خاکسار نے تقریر کی۔ آخر پر مکرم مولوی فرزان احمد صاحب نے چندہ جات اور اخلاق حسنہ کے بارہ میں نصیحت کرتے ہوئے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے احباب کو توجہ دلائی۔ بعد دُعا احباب میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (امام حسین معلم وقف جدید بیرون جھارکھنڈ)

جماعت احمدیہ البانیہ کے
پہلے جلسہ سالانہ کا کامیاب وبابرکت انعقاد

(رپورٹ: ڈاکٹر عبدالشکور اسلم۔صدر جماعت احمدیہ البانیہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ البانیہ کو مورخہ 20 رمئی 2007 کو اپنا پہلا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ البانیہ میں جماعت احمدیہ عالمگیر کو 2002ء میں ایک بہت بڑی مسجد اور مشن ہاؤس تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کی تعمیر پر اس کو بیت الاول کا نام دیا جبکہ مشن ہاؤس کو دار الفلاح کے نام سے موسوم کیا۔

مئی 2003ء سے احمدیہ کامپلیکس سے جماعت کی باقاعدہ مساعی کا آغاز ہوا۔ مسجد بیت الاول میں لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ باقاعدہ پانچ وقت کی اذان دی جانے لگی۔ نماز جمعہ میں غیر از جماعت باقاعدگی سے شامل ہوتے ہیں۔ تبلیغی مساعی کے ذریعہ البانین لوگ آہستہ آہستہ جماعت میں شامل ہونے شروع ہوئے۔ فروری 2004ء میں مکرم بجیر ایازی صاحب جو اُس وقت 84 سال کے تھے باقاعدہ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے۔ قادیان سے دو مبلغین کرام مکرم شاہد احمد صاحب بٹ اور صمد احمد صاحب غوری اکتوبر 2005ء سے آ چکے ہیں۔ اب اللہ کے فضل سے ایک چھوٹی سی جماعت قائم ہو چکی ہے۔ چنانچہ امسال حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل جماعت البانیہ نے پہلا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کا پروگرام بنایا۔ جماعت جرمنی کے مشورہ سے تاریخ اور پروگرام طے کیا گیا۔ جرمنی کے احمدیہ بلیٹن میں جلسہ کی تاریخ کا اعلان کیا گیا۔

البانیہ میں زیر تبلیغ افراد اور ممبران جماعت کے ذریعہ مختلف ذرائع سے جلسہ کی تشہیر کی گئی۔ اس کے لئے باقاعدہ دعوت نامے جاری کئے گئے۔ جلسہ سالانہ کے کاموں کو بہتر بنانے کے لئے جلسہ سالانہ کے تعلق میں ڈیوٹیاں تقسیم کی گئیں۔ مشن ہاؤس میں ایک لیکچر ہال اور لائبریری موجود ہے۔ اس لئے مقام جلسہ گاہ کے طور پر ان دونوں جگہوں کو استعمال کیا گیا۔ ان جگہوں کو مناسب Banners سے آراستہ کیا گیا۔ مختلف احباب کے سپرد مناسب حال ذمہ داریاں تقسیم کی گئیں۔

جلسہ کے موقعہ پر جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے شائع شدہ قرآن کریم کو شاملین جلسہ کے سامنے پیش کرنے کے لئے ایک نمائش کا بندوبست کیا گیا۔ اس میں 33 تراجم رکھے گئے۔ ساتھ ہی مختلف ممالک میں جماعت کی طرف سے بننے والی 45 مساجد کو بھی بذریعہ تصاویر پیش کیا گیا۔

اس جلسہ میں شمولیت کے لئے Kosovo سے 6 رافراد محترم موسیٰ رستمی صاحب صدر جماعت Kosovo کی معیت میں شامل ہوئے۔ جبکہ جرمنی جماعت سے محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی، محترم مولانا حیدر علی صاحب ظفر مبلغ انچارج جرمنی، محترم حافظ فرید احمد صاحب خالد اسسٹنٹ نیشنل سیکریٹری تبلیغ، محترم ناصر احمد صاحب نیشنل آڈیٹر اور محترم سید خاور احمد صاحب ایڈیشنل نیشنل سیکریٹری جائیداد شامل ہوئے۔ جماعت احمدیہ UK کی طرف سے مکرم عبداللطیف خان صاحب نے بطور نمائندہ UK جماعت اور محترم عابد احمد صاحب ناصر صدر جماعت ہنسلو نے شرکت کی۔ اسی طرح Sweden سے محترم محمد زکریا خان صاحب خصوصی طور پر جلسہ میں تقریر کرنے کے لئے تشریف لائے۔ الغرض البانیہ کے علاوہ چار ممالک کی جلسہ میں نمائندگی ہوئی۔ الحمد للہ

جلسہ کا پروگرام مورخہ 20 رمئی 2007ء بوقت 10 بجے زیر صدارت محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی شروع ہوا۔ پہلے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کرم صمد احمد صاحب غوری مبلغ البانیہ نے کی اور اس کا البانین ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد ایک البانین نوجوان مکرم Bekim Bici (بیکم بیتسی) نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ خوش الحانی سے پڑھا اور اس کا البانین ترجمہ بھی سنایا۔ مکرم شاہد احمد صاحب بٹ مبلغ البانیہ نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ بعدہ مکرم موسیٰ رستمی صاحب صدر جماعت احمدیہ Kosovo نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے چیدہ چیدہ واقعات سنائے۔ مکرم شاہد احمد صاحب بٹ نے صداقت حضرت مسیح موعودؑ از روئے قرآن وحدیث کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم مولانا حیدر علی صاحب ظفر مبلغ انچارج جماعت احمدیہ جرمنی نے عربی زبان میں تقریر کی جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی تحریرات کی روشنی میں ہستی باری تعالیٰ، شان خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور عظمت قرآن مجید پر روشنی ڈالی۔ ساتھ ساتھ اس کا البانین ترجمہ بھی پیش کیا جاتا رہا۔ 12:30 بجے پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

پروگرام کے مطابق حاضرین کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ اس کے بعد نماز ظہر وعصر جمع کر کے ادا کی گئی۔ نماز کے بعد چائے اور کافی کا بھی انتظام کیا گیا۔

دوسرا اجلاس 1:30 بجے محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی کی زیر صدارت شروع ہوا۔ اس میں دو مبائعین مکرم Bujar Ramai (بویار رامی) صاحب اور مکرمہ Eliona Çela (الیونہ چےلہ) صاحبہ نے جماعت میں شامل ہونے کے واقعات پر مشتمل اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بعدہٗ محترم محمد زکریا خان صاحب جنہوں نے قرآن مجید کا البانین زبان میں ترجمہ کیا نیز سلسلہ کی بہت سی کتب کے بھی مترجم ہیں، نے جماعت احمدیہ پر ہونے والے چند اہم اعتراضات اور ان کے جوابات کو بہت احسن رنگ میں پیش کیا۔ جس کے بعد حاضرین کو سوالات کا موقعہ بھی دیا گیا۔

اس کے بعد مکرم صمد احمد صاحب غوری مبلغ سلسلہ البانیہ نے اسلام کی خوبصورت تعلیم کو مدلل طور پر پیش کیا۔

ازاں بعد محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے اختتامی خطاب فرمایا۔ اس میں آپ نے اپنے قبول احمدیت کے واقعات بیان فرمائے۔ نیز اپنے اس سفر کو ظلمات سے نور کے سفر کے طور پر تعبیر کیا۔ ان واقعات کو سن کر حاضرین بہت متاثر ہوئے۔ اس کے بعد مکرم عبداللطیف خان صاحب نمائندہ UK جماعت نے امیر صاحب جماعت احمدیہ UK اور ممبران کی طرف سے تمام حاضرین جلسہ کو محبت بھرے سلام کا تحفہ اور پہلا جلسہ سالانہ منعقد کرنے پر مبارک باد دی۔ بعدہٗ خاکسار ڈاکٹر عبدالشکور اسلم خان نے شامل ہونے والے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ جس کے بعد دعا پر یہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پہلے جلسہ میں 138 مرد وخواتین نے شرکت فرمائی۔ یہ بات خاص طور پر محسوس کی گئی کہ حاضرین کرام نے جملہ پروگرام کو نہایت انہماک سے سنا اور ہمہ وقت پروگرام میں شامل رہے۔ جلسہ میں شرکت کرنے والے احباب میں ملک کی بعض معزز شخصیات مثلاً البانیہ کے سعودی عرب میں سابق ایمبیسڈر، سابق ممبران پارلیمنٹ، پروفیسرز اور دانشور احباب نے بھی شرکت کی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ البانیہ جماعت کی ان حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور لوگوں کے دلوں کو حق وصداقت کے قبول کرنے کے لئے جلد کھولے اور جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ البانیہ کو ایک بہت بڑی اور خوبصورت مسجد عطا فرمائی ہے اسی طرح نیک اور پاک لوگوں پر مشتمل ایک بڑی اور تقویٰ شعار جماعت بھی جلد عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین۔ (بشکریہ الفضل انٹرنیشنل ۱۳رجولائی ۲۰۰۷ء)

اعلان ولادت

۱۔ مورخہ ۱۷رجولائی ۲۰۰۷ء کو مکرم سید محسن علی صاحب ایم اے کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو میں شامل ہے اور اُس کا نام سید فراست علی ساجد رکھا گیا ہے۔ یہ بچہ مکرم سید شہامت علی صاحب درویش قادیان کا پوتا اور مکرم سلطان احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ انڈیمان نکوبار جزائر کا نواسہ ہے۔ بچے کی صحت وتندرستی کے ساتھ درازی عمر اور نیک صالح اور خادم دین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے تمام احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (ادارہ بدر)

(قبل ازیں جو اعلان شائع ہوا تھا اس میں سہواً تاریخ ولادت رہ گئی تھی)

۲۔ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ۳۰ر مارچ ۲۰۰۷ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچی کا نام "عطیۃ الحیّ" تجویز فرمایا ہے۔ بچی مکرم محمد تسلیم صاحب کی پوتی اور منصور الدین صاحب کی نواسی ہے۔ بچی کی صحت وتندرستی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (محمد نور عالم معلم تحریک جدید سکم)

اعلان نکاح

میرے بڑے بھائی مکرم مولوی سید نصیر الدین احمد صاحب قادیان کی بیٹی عزیزہ فوزیہ کوکب BA.B.Ed. کا نکاح مکرم صالح محمد صاحب کارکن نور ہسپتال ابن مکرم محمد رفیق صاحب ساکن کیرنگ کے ساتھ، مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے بعد نماز عصر مسجد مبارک قادیان میں مورخہ 07-8-23 کو بعوض 43100 روپے حق مہر پڑھا۔ قارئین بدر سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر یکصد روپے۔

(سید بشارت احمد قادیان)

دُعائے مغفرت

1۔ مکرم عبدالرحمٰن صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ کرڈاپلی اڑیسہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کا پوتا عزیزم ظہیر احمد مورخہ ۴ر مئی کو وفات پا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بچہ تحریک وقف نو میں شامل تھا۔ اور اسی طرح خاکسار کے بھائی مکرم بہادر خان صاحب بھی مورخہ ۲۳ر مئی کو ۷۸ سال کی عمر پا کر وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان دونوں کی مغفرت اور خاندان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مینیجر بدر)

2۔ افسوس! میرا بھانجا عزیز عطاء الاعلیٰ ابن مکرم فاروق احمد خان صاحب ساکن کیرنگ مورخہ ۲۸رجون کو مختصر علالت کے بعد بعمر ۲۱ سال نوجوانی میں ہی وفات پا گیا انا للہ وانا الیہ راجعون عزیز مرحوم نیک خادم دین اور لائق بچہ تھا۔ مرحوم چار بہنوں کا اکیلا بھائی تھا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے پیدائش سے قبل ان کے والد صاحب کے خط کے جواب میں بچے کا نام عطاء الاعلیٰ تجویز فرمایا تھا۔ بچے کی اچانک وفات سے والدین اور بہنوں و دیگر اقرباء کو نہایت غم وصدمہ لاحق ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (شیخ محمود احمد استاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

فہرست نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۱۵؍اگست ۲۰۰۷ء قبل نماز عصر مسجد فضل لندن میں درج ذیل تفصیل سے نماز جنازہ پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم ریاض احمد صاحب آف **فیصل آباد** جلسہ سالانہ یوکے پر آئے تھے اور اچانک حرکت قلب بند ہونے سے ۱۲ اگست ۲۰۰۷ء کو وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی اہلیہ اور بچے بھی آپ کے ساتھ جلسہ پر آئے ہوئے تھے۔

نماز جنازہ غائب:

۱-مکرمہ صالحہ درد صاحبہ **(کیولری گراؤنڈ لاہور کینٹ)** ۱۲؍اپریل کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ دارالمسیح قادیان میں حضرت سیدہ ام طاہر رضی اللہ عنہا کے مکان میں ۱۹۲۹ء میں پیدا ہوئیں۔ مرحومہ حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور حضرت منشی عبداللہ سنوری صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی تھیں۔ لمبے عرصہ تک مختلف حیثیتوں میں پہلے قادیان اور پھر لاہور میں جماعتی خدمتوں کی توفیق پائی۔ ۱۹۸۲ء سے ۲۰۰۳ء تک آپ لجنہ لاہور کی جنرل سیکرٹری کے طور پر کام کرتی رہیں۔ آپ ایک باذوق شاعرہ بھی تھیں۔

۲-**مکرم سید محمد میاں سلیم شاہجہانپوری (آف کراچی)** طویل علالت کے بعد ۵؍اگست ۲۰۰۷ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ پاکستان ہجرت کے بعد نواب شاہ ضلع سندھ میں رہائش اختیار کی اور ایک طویل عرصہ بحیثیت صدر نواب شاہ جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کی ادبی کاوشوں سے تمام جماعت واقف ہے اور آپ کے کلام سے بذریعہ الفضل اور دیگر جماعتی رسائل و جرائد محظوظ ہوتی رہی ہے۔ ''شعرائے احمدیت'' آپ کی آخری تصنیف ہے جو آپ نے انتہائی بیماری کی حالت میں مکمل کی۔ مرحوم موصی تھے۔ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

۳-**مکرمہ شمس النساء صاحبہ اہلیہ مکرم سید عبدالجبار صاحب** مرحوم مونگھیر، بہار-انڈیا ۲۶؍جولائی کو ۸۱ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نیک مخلص، صوم وصلوٰۃ کی پابند، دعا گو اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

۴-**مکرمہ منصورہ طاہر صاحبہ اہلیہ مکرم طاہر احمد صاحب سائیکل ہاؤس، نیلا گنبد لاہور** ۲۷؍اپریل کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ عرصہ آٹھ سال سے سیکرٹری تربیت کے طور پر خدمت سرانجام دے رہی تھیں۔ وفات سے تین ماہ قبل تک اپنی ذمہ داریاں بخوبی نبھاتی رہیں۔ جب بھی کبھی جماعت کی طرف سے کوئی حکم ملتا یا خلیفۂ وقت کی طرف سے کوئی تحریک ہوتی تو آپ سب سے پہلے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتی تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

۵-**مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ** ۲۸؍جون کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ پنجگانہ نماز کا التزام باقاعدگی سے کرتی تھیں۔ تہجد گزار، غریب پرور اور ملنسار تھیں۔ جمعۃ المبارک کے روز مسجد اقصیٰ ربوہ میں ڈیوٹی دیتی رہیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

۶-**مکرم چوہدری نواب دین بھٹی صاحب آف بھروکے کلاں، ڈسکہ ضلع سیالکوٹ** ۱۷؍مئی کو ۸۵ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے اور ان کی اہلیہ نے ۱۹۶۴ء میں بیعت کی اور ساتھ ہی آپ کے دو بھائیوں نے بھی بیعت کی سعادت حاصل کی۔ جس کے بعد یہاں مقامی جماعت کا قیام عمل میں آیا اور آپ جماعت کے پہلے صدر مقرر ہوئے۔ تھوڑے عرصہ بعد ٹی بی کا حملہ ہوا۔ مقامی مولوی نے نعرہ لگایا۔ احمدی ہونے پر پکڑا گیا۔ تب آپ نے دعا کی۔ ''الٰہی اگر میں اس مرض میں مر گیا تو دشمن خوش ہوگا۔'' چنانچہ اس دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو معجزانہ شفاء عطا فرمائی اور دوبارہ پھر کبھی آپ پر اس مرض کا حملہ نہیں ہوا۔ آپ مخلص، باعمل اور جماعت کی خاطر فدائیت کا جذبہ رکھنے والے نیک انسان تھے۔

۷-**مکرم بشارت احمد صاحب ابن مکرم حضرت میاں عبدالکریم صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام** ۱۱؍اور ۱۲؍اگست کی درمیانی رات کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ۸۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے فتح پور ضلع گجرات میں بطور صدر جماعت خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کچھ عرصہ جرمنی میں بھی مقیم رہے۔ اس دوران آپ نے اپنے گھر کو نماز اور جمعہ کی ادائیگی کے لئے بطور سنٹر وقف کیا ہوا تھا۔ آپ ایک نیک مخلص اور وفا انسان تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم منور احمد خورشید صاحب (واقف زندگی) مربی سلسلہ ہیں۔

۸-**مکرم احمد حسین شاہد صاحب (واقف زندگی انسپکٹر اصلاح و ارشاد مرکزیہ ربوہ** ۴؍اگست کو ہارٹ اٹیک سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم لمبے عرصہ سے اصلاح و ارشاد مرکزیہ میں بطور انسپکٹر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ۳ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں جن میں سے ایک بیٹا جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات کو بلند فرمائے اور لواحقین کا ان کے بعد خود نگہبان ہو۔ آمین۔

طلباء کے لئے مفید معلومات......................

بھارتیہ ریلوے میں کیریئر

آج ہندوستان کا ریلوے نظام دنیا کے سب سے وسیع ریلوے نظام میں سے ایک ہے یہی وجہ ہے کہ اس میں ملازمت کے مواقع بھی بہت زیادہ ہیں۔ بھارتیہ ریلوے میں ملازمتوں کے کئی شعبہ جات ہیں جن کی تفصیل پیش خدمت ہے۔

Indian Railway traffic service: بھارتیہ ریلوے کے اس شعبہ میں ٹرانس پورٹیشن اور کمرشیل معاملات کو دیکھا جاتا ہے یہ شعبہ دو ڈویژن میں منقسم ہے۔☆...... **کمرشیل ڈویژن**: اس ڈویژن کی ذمہ داری کمرشیل معاملات نپٹانے کی ہوتی ہے مثلاً ٹکٹ چیک کرنا، کیٹرنگ، نظم وضبط اور سٹیشن کے نظام کی نگرانی۔ ریزرویشن اور پلیٹ فارم کا اعلان وغیرہ۔☆...... **آپریشن ڈویژن**: اس شعبہ کے ذمہ یہ کام ہوتا ہے کہ ٹرین کی آمد و رفت کے دوران اسے چیک کرنا، ڈبوں کو جوڑنا، یا الگ کرنا وغیرہ۔ اس شعبہ میں کیریئر کی پوری توقع ہے۔ شروعاتی دور میں تین سال تک پربیشنری ملازم کے طور پر کام کرنا پڑتا ہے۔ اس کے بعد آپ کو اسسٹنٹ ڈویژنل آپریشن منیجر کے طور پر ترقی مل سکتی ہے۔

Indian Railway Account Service: اس کے نام سے ہی ظاہر ہے کہ ریلوے کا یہ شعبہ مالی معاملات کو دیکھتا ہے۔ اگر اس شعبہ سے جڑنے کی تمنا ہے تو فائینانس کے ساتھ ساتھ اکاؤنٹ کا بھی خاصہ علم ہونا چاہئے۔ اگر آپ اس ملازمت کیلئے چنے جاتے ہیں تو آپ کو ایک سال کے پربیشن دور سے گزرنا پڑے گا۔ انڈین ریلوے پرسنل سروس: اس شعبہ کی ذمہ داری ریکروٹمنٹ، پرموشن، ٹریننگ، سٹاف ویلفیئر، ٹرانسفر اور نظم وضبط سے متعلق ہوتی ہے۔ اس شعبہ سے جڑنے پر شروعات میں تین سال تک پربیشن پر رہنا پڑتا ہے۔

Railway Protection Service: ریلوے کا یہ شعبہ پیرا ملٹری فوج کے ذریعہ چلایا جاتا ہے۔ ٹرینوں کے اندر نظم وضبط کو بحال رکھنے کے ساتھ ساتھ ریلوے نظام کی حفاظت بھی انہیں کے ذمہ ہوتی ہے اس کے لئے آپ میں وطن کی محبت کا جذبہ ہونا ضروری ہے۔

Railway Engineering Service: یہ ایک اہم ترین شعبہ ہے جس کے تحت ریلوے ٹریکس (راستوں) پلوں، تعمیری کاموں اور عمارتوں کی دیکھ ریکھ اور نئے نئے طریقے ایجاد کرنا وغیرہ اہم کام کرنے ہوتے ہیں۔ آیئے جانتے ہیں ریلوے انجینئرنگ کے اور بھی شعبوں کے متعلق☆...... **انڈین ریلوے سروس آف انجینئرز**: (آئی آر ایس ای) اس شعبہ کے افسران سول انجینئرز ہوتے ہیں۔ ٹریک روٹس۔ ریلوے اسٹیشن، پلوں اور رہائشی کالونیوں کے متعلق منصوبہ بندی کرنے کی انہی کی ذمہ داری ہوتی ہے اس کے علاوہ انجینئرز ریل انڈیا ٹیکنیکل اینڈ اکنامکس سروس لمیٹڈ کے تابع مختلف منصوبوں پر ملک یا ملک کے باہر بھی کام کرنا ہوتا ہے۔ اس کے بعد اسسٹنٹ انجینئر کے طور پر پوسٹنگ ہوتی ہے۔☆...... **انڈین ریلوے سروس آف مکینیکل انجینئرز** (آئی آر ایس ایم ای) اس شعبہ کے مکینیکل انجینئرز ڈیزل لوکوموٹوس اور رولنگ سٹاک کو منظم کرتے ہیں ساتھ ہی انجن کی مرمت اور دیکھ ریکھ کرنا بھی ان کی ذمہ داری ہے۔ کسی بھی حادثہ کے دوران ان کو موقع واردات پر موجود رہنا ہوتا ہے۔ اس شعبہ کے انجینئر صلاح دیتے ہیں کہ کس طرح لوکوموٹوس اور گاڑی کو متوازن کیا جائے۔ اس گروپ سے جڑنے کیلئے دو طرح کے رکروٹمنٹ پراسیس ہیں اول اجتماعی انجینئرنگ سروس امتحان اور دوسرے ریلوے آپرینٹس امتحان کے دور سے گزرنا ہوتا ہے۔ دونوں ہی امتحان یو پی ایس سی (تنظیم خدمت خلق) کے ذریعہ منعقد کئے جاتے ہیں۔☆...... **انڈین ریلوے سروس آف سگنل انجینئر** (آئی آر ایس ایس ای) ان کے ذمہ ریلوے کے وسیع نظام کو صحیح رنگ میں چلانا ہوتا ہے اور اس کے تحت سارے معاملات کو مزید بہتر بنانے کیلئے نئی سے نئی تکنیک کا استعمال کرنا بھی انہیں کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اگر آپ اس گروپ کیلئے منتخب کئے جاتے ہیں تو پہلے پربیشن کم ٹریننگ کے طور پر کام کرنا ہوتا ہے اس کے بعد اسسٹنٹ سگنل یا ٹیلی کمیونیکیشن کے طور پر بھی تعینات ہو سکتے ہیں۔☆...... **انڈین ریلوے سروس آف الیکٹریکل انجینئر**: (آئی آر ایس ای ای) اس کے تحت ریلوے برقی نظام کو منظم کرنا ہوتا ہے۔ ساتھ ہی لوکوموٹوس اور ڈبوں کی مرمت اور نگرانی کا کام بھی ہوتا ہے سب سے اہم کام اس شعبہ کا بجلی کا نظام تقسیم، بجلی پیداوار کے کاموں کی نگرانی ہوتی ہے پربیشن کی میعاد کامیابی کے ساتھ ختم کرنے پر اسسٹنٹ الیکٹریکل انجینئرس کے طور پر ترقی ملتی ہے۔☆...... **انڈین ریلوے اسٹورس سروس**: اس شعبہ کا اخراجاتی منصوبہ پانچ سال کا ہوتا ہے اس شعبہ کے تحت فلاح و بہبود کے کاموں کیلئے سامان کو مہیا کرانا ہوتا ہے۔ اس شعبہ میں بھی پربیشن پر کام کرنا پڑتا ہے۔ حالانکہ اسٹور نظم وضبط کا کیریئر دوسرے شعبوں سے مختلف ہوتا ہے۔

رکروٹمنٹ پراسیس: بھارتیہ ریلوے میں ملازمت کی توقعات اس کے وسیع منصوبوں کے ساتھ بڑھتی چلی جارہی ہیں۔ لیکن بھارتی ریلوے سے جڑنے کیلئے کئی امتحانات کے دور سے گزرنا ہوتا ہے اس کے لئے یونین پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ منعقد امتحان میں کامیاب ہونا ہوگا اور انجینئرنگ کیلئے اس کے امتحان کے علاوہ اجتماعی سول سروس امتحان اور ریلوے کے الائڈ امتحان میں کامیاب ہونے پر ہی بھارتیہ ریلوے میں ملازمت کا خواب پورا ہو سکتا ہے۔

روزگار کے مواقع: گاڑیوں کی بڑھتی تعداد کی وجہ سے نئے لوگوں کی مانگ بڑھ رہی ہے۔ خاص طور پر انجینئرنگ، ریلوے سیفٹی اور ٹی ای (ٹرین ٹکٹ اگزامیز) کے میدان میں یہ گنجائش اور بھی زیادہ ہے۔ گروپ سی اور گروپ ڈی میں بھی ملازمت کی گنجائش موجود ہے ایک اعداد و شمار کے مطابق ریلوے کے نچلے طبقہ یعنی گن مین، کراسنگ اور ٹیکنیشنز وغیرہ کیلئے تقریباً 70 سے 80 ہزار اور دفاعی فورس میں تقریباً آٹھ ہزار لوگوں کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے۔ پس جہاں تک روزگار کی بات ہے تو اس میدان میں ہر یک کے لئے مواقع موجود ہیں چاہے وہ کم پڑھا ہو یا پھر بہت ہی قابل اور ہنر مند۔ خاص کر کے انجینئرنگ کے میدان میں کیریئر بنانا بہترین انتخاب ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ اس شعبہ میں ہمیشہ گنجائش موجود ہوتی ہے۔ (بشکریہ روزنامہ دینک جاگرن جالندھر ''نئی راہیں'' 4 ستمبر 2007)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16538:: میں شیخ ظہور احمد ولد شیخ عبد القادر قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن بھدرک ڈاکخانہ بھدرک ضلع بھدرک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 05-9-11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 05-9-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ عبد القادر   العبد شیخ ظہور احمد   گواہ محمد انور احمد

وصیت 16539:: میں افتخار احمد احمدی ولد رفیق احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن مدینہ میدان روڈ ڈاکخانہ بھدرک ضلع بھدرک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 05-9-11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 7263 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 05-9-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ رفیق احمد   العبد افتخار احمد احمدی   گواہ محمد انور احمد

وصیت 16540:: میں ایس ایم ایس ناصر احمد ولد سید احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم وقف جدید عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن میلا پالم ڈاکخانہ میلا پالم ضلع ترونل ویلی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-3-21 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت اپریل 2006ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ وسیم احمد صدیق   العبد ایس ایم ایس ناصر احمد   گواہ او ایم مزمل احمد

وصیت 16541 :: میں منور احمد مبشر ولد مولوی بشیر احمد بانگروی مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 05-4-3 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ ننگل باغباناں قادیان میں ایک پلاٹ 5 مرلہ اندازاً قیمت 50000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از...... ماہانہ...... روپے ہے۔ زائد آمد تجارت دوکان 1200 روپے ماہانہ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ جاوید اقبال اختر چیمہ   العبد منور احمد مبشر   گواہ محمد لطیف

وصیت 16542:: میں اے نصیر ولد اے عبد الرحیم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 29 سال 06-3-3 ساکن وانیم بلم ڈاکخانہ وانیم بلم ضلع ملاپرم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-3-3 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے صدیق معلم   العبد اے نصیر   گواہ این شفیق احمد مبلغ سلسلہ

وصیت 16543:: میں نعیمہ خاتون زوجہ شیخ عطاء الرحمٰن قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن تاراکوٹ ڈاکخانہ تاراکوٹ ضلع جاج پور صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-3-16 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی 26 گرام 22 کیرٹ۔ حق مہر 16101 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ عطاء الرحمٰن   الامۃ نعیمہ خاتون   گواہ وسیم احمد صدیق

وصیت 16544:: میں دیپک احمد ولد دیانو قوم احمدی مسلم پیشہ لیبر عمر 28 سال تاریخ بیعت 2001-2-5 ساکن جکور ڈاکخانہ جکور ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-4-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ وسیم احمد صدیق   العبد دیپک احمد   گواہ شیخ عطاء الرحمٰن

وصیت 16545:: میں شیخ عطاء الرحمٰن معلم سلسلہ ولد شیخ سیراج الدین قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن تاراکوٹ ڈاکخانہ تاراکوٹ ضلع جاج پور صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-3-16 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد کلیم خان   العبد شیخ عطاء الرحمٰن   گواہ وسیم احمد صدیق

وصیت 16546:: میں ٹی کے مبشر احمد ولد ٹی کے عبد الحکیم قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-4-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ وسیم احمد صدیق   العبد ٹی کے مبشر احمد   گواہ ٹی کے محمود احمد

وصیت 16547:: میں تنویر احمد ولد محمود علی مرحوم قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن سنتوشنگر ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-4-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ مکان ایک عدد سنتوش نگر 17-1-M1GH/B/32/1 جس کا کل رقبہ 202 مربع گز ہے۔ (دومنزلہ عمارت) جس کی موجودہ قیمت اندازاً 21,50,000 روپے ہے۔ دوسرا مکان محلہ عیدی بازار میں واقع ہے۔ یہ مکان میرا اور میری اہلیہ کے نام مشترکہ ہے۔ یہ مکان 150 مربع گز پر ایک منزلہ عمارت پر مشتمل ہے۔ جس کا خسرہ نمبر 17-1-4/A/4 ہے۔ جس کی موجودہ قیمت اندازاً 18,00,000 روپے ہے۔ ایک عدد پلاٹ نمبر 9 واقعہ ترکا یجال منڈل حیات نگر۔ جس کا کل رقبہ 353 مربع گز ہے۔ جس کی موجودہ قیمت 130000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت

اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مقصود احمد بھٹی　　العبد تنویر احمد　　گواہ انور احمد غوری

وصیت 16548:: میں طاہرہ تنویر زوجہ تنویر احمد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن سنتوشنگر ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-4-1 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر جو خاوند سے مجھے مل چکا ہے 6100 روپے۔ طلائی زیور چندن ہار 40 گرام نکلس ہار 20 گرام۔ نگ والی نکلس 30 گرام۔ چوڑیاں 4 عدد 38 گرام۔ انگوٹھیاں 3 عدد 6 گرام۔ چین مع لاکٹ 20 گرام۔ نورتن لاکٹ اور جھمکے 10 گرام۔ دو عدد بالیاں 6 گرام۔ جملہ وزن 170 گرام۔ جس کی موجودہ قیمت %20 منہا کر کے 136 گرام کی قیمت بحساب 800 روپے فی گرام۔ کل قیمت 18800 روپے۔ ایک پلاٹ جس کا نمبر 111 بمقام تر کا نجال منڈل حیات نگر رقبہ کل 345 مربع گز ہے۔ جس کی موجودہ قیمت اندازاً 125000 روپے ہے۔ ایک مشترکہ جائیداد جو میرے خاوند اور میری ہے۔ جو خاوند کی وصیت میں بھی شامل کی جاچکی ہے۔ بمقام عیدی بازار میں واقع ہے۔ جس کا نمبر 4/A/4-1-17 جو 150 گز مربع پر مشتمل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت اندازاً 18,00,000 روپے ہے۔ اس میں نصف حصہ کی حقدار میں ہوں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ تنویر احمد　　الامۃ طاہرہ تنویر　　گواہ مقصود احمد بھٹی

وصیت 16549:: میں سید انوار الدین احمد ولد سید صمصام الدین مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت پیدائشی احمدی ساکن سونگھڑہ ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-4-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ زمین چھ گونٹھ اس میں پختہ مکان تعمیر کیا ہے مکان خاکسار نے تعمیر کیا ہے اس وقت اسکی مالیت اندازاً 150000 روپے ہے۔ مذکورہ بالا زمین چار بھائیوں اور چار بہنوں میں مشترکہ ہے اس زمین کی اس وقت قیمت اندازاً 60000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبد القادر سیف الدین　　العبد سید انوار الدین　　گواہ سید سہیل احمد طاہر

وصیت 16550:: میں مبشرہ بیگم زوجہ خورشید احمد قوم خان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-4-14 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند 10000۔ زیور طلائی۔ کانٹا کان کا 1.660 گرام، گلے کا ہار 4 گرام۔ کوکا 250 ملی گرام۔ جملہ زیور 22 کیرٹ ہیں۔ قیمت اندازاً 14575 روپے۔ نقرئی پازیب 65.260 گرام قیمت اندازاً 914 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ خورشید احمد　　الامۃ مبشرہ بیگم　　گواہ سید مبشر احمد غ

وصیت 16551:: میں نعیمہ شیمم زوجہ بی ایم نثار احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 59 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ بنگلور ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-3-30 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ چوڑیاں، ایئر رنگ، دو چین، پانچ انگوٹھیاں۔ کل وزن 100 گرام۔ کل قیمت 60000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش سالانہ 60000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت اپریل ۲۰۰۶ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد کلیم خان　　الامۃ نعیمہ شیمم　　گواہ بی ایم مجیب احمد

وصیت 16552:: میں نصیرہ سلطانہ زوجہ منظور احمد قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن دھری ارلیوٹ ڈاکخانہ دھری ارلیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں و کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-4-6 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند 4500 روپے۔ زیور طلائی 15 گرام موجودہ قیمت 12453 روپے ہے۔ جملہ زیور 22 کیرٹ ہیں۔ بالیاں ایک جوڑی 6.350 گرام۔ ہار ایک عدد 10 گرام۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ منیر احمد ساجد　　الامۃ نصیرہ سلطانہ　　گواہ منظور احمد مشتاق

وصیت 16553:: میں یو۔ زبیدہ زوجہ یو حبیب قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 54 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈالی ضلع کنانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-02-1 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیور 90 گرام 22 کیرٹ موجودہ قیمت 67000 روپے۔ حق مہر 350 روپے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے عبد السلام　　الامۃ یو زبیدہ　　گواہ وسیم احمد صدیق

وصیت 16554:: میں میناس زوجہ ادمیش پی وی قوم احمدی مسلم پیشہ ٹیچر عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈالی ڈاکخانہ کوڈالی ضلع کینانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-2-1 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیور 214 گرام 22 کیرٹ کے ہیں۔ موجودہ قیمت 1,60,000 روپے۔ حق مہر طلائی زیور 40 گرام 22 کیرٹ (وصول شدہ) حق مہر مندرجہ بالا زیورات میں شامل کرلیا گیا ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ وسیم احمد صدیق　　الامۃ میناس　　گواہ کے عبد السلام معلم

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز　　الیس اللہ بکاف عبدہ　　کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ　　گولبازار ربوہ

فون 047-6213649　　047-6215747

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

فون ریلوے روڈ 476214750-92-00

فون اقصی روڈ ربوہ پاکستان 476212515-92-00

یونان کے جنگلات میں آگ بڑے پیمانہ پر جانی و مالی نقصان

اگست کے آخر میں یونان کے جنگلات میں لگنے والی آگ سے 60 سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ حکام کا یہ بھی کہنا ہے کہ انہیں شبہ ہے کہ یہ آگ دانستہ طور پر لگائی گئی ہے۔ حکومت یونان نے آگ لگانے کے ذمہ دار افراد کی گرفتاری میں مدد دینے پر دس لاکھ یورو انعام دینے کا اعلان کیا ہے۔

آگ سے درجنوں آدمی زخمی بھی ہو گئے۔ 500 سے زیادہ گھر، کاروباری ادارے اور ہزاروں ہیکٹر جنگلات جل کر تباہ ہو گئے۔ حالات کو دیکھتے ہوئے گزشتہ دنوں حکومت نے ملک گیر سطح پر ایمرجنسی کا اعلان کر دیا۔ خبروں کے مطابق ۲۴ راگست جمعہ کے دن لگنے والی آگ پھیل کر اولمپیا کے اطراف کے پہاڑی جنگلات تک پہنچ گئی تھی جہاں سے ہی اولمپیا کھیلوں کا مقابلہ ہوا تھا۔ پانی برسانے والے طیاروں، ہیلی کاپٹروں اور رضا کاروں کی مدد سے وہاں کے تاریخی مقامات کو شعلوں کی نذر ہونے سے بچا لیا گیا۔

عراق سے فوج کی واپسی کا مطالبہ بش کی اپنی ہی پارٹی میں اختلافات

عراق کے معاملہ پر امریکی صدر جارج ڈبلیو بش کی پریشانیاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ ایک رپورٹ میں جہاں عراقی وزیر اعظم نوری المالکی کی قیادت پر سوالیہ نشان لگایا گیا ہے وہیں مسٹر بش کو اپنی ہی پارٹی کی ایک قد آور ممبر پارلیمنٹ نے ان سے عراق سے اپنی فوج کی واپسی شروع کرنے کی اپیل کی ہے۔ امریکی خفیہ ایجنسی کی رپورٹ میں عراق میں مختلف ذاتوں کے درمیان فاصلے کم کرنے کی مسٹر مالکی کی صلاحیت پر شبہ ظاہر کیا گیا ہے۔ امریکہ عراق میں اپنی پالیسی کی کامیابی کیلئے اسے کافی اہم تصور کرتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق گزشتہ جنوری میں عراق میں امریکی فوجیوں کی تعداد میں اضافہ کے باوجود وہاں سکیورٹی کی صورتحال میں کوئی تبدیلی نظر نہیں آ رہی ہے۔ عراقی جنگ کی وجہ سے صدر جارج ڈبلیو بش کی مقبولیت میں مسلسل کمی آ رہی ہے۔ امریکہ میں اگلے برس نومبر میں چناؤ ہونے والے ہیں اور چناؤ میں عراق سے امریکی فوج کی واپسی کا معاملہ چھایا ہوا ہے اور بش کو اپوزیشن ڈیموکریٹ کے علاوہ اپنی پارٹی کے متعدد سینئر لیڈروں کی مخالفت کا سامنا ہے سینیٹر جان وارنر نے کہا کہ المالکی نے امریکی فوجوں کو کافی پریشانی میں مبتلا کیا ہے کیونکہ انہوں نے سیاسی مفاہمت کیلئے کچھ نہیں کیا جبکہ عراق میں استحکام لانے کے لئے سیاسی مفاہمت لازمی ہے۔ امریکی خفیہ ایجنسیوں نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ عراق کے وزیر اعظم المالکی میں یہ اہلیت اور صلاحیت نہیں کہ وہ مسلکی تشدد کو روک سکیں۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگلے چھ سات مہینوں میں عراق میں بغاوت اور مسلکی تشدد میں زیادہ اضافہ ہوگا۔☆

فٹ بال پر اللہ لکھ کر ہیلی کاپٹر سے گرایا امریکی فوج کے خلاف غصہ اور احتجاج

امریکی فوج نے جنوب مشرقی افغانستان کے خوست صوبے میں ہیلی کاپٹر سے ایسی فٹبالیں گرائی ہیں جن پر 'اللہ' لکھا ہوا تھا۔ ساتھ ہی ان گیندوں پر سعودی عرب کا پرچم بھی چھاپا گیا تھا جس پر مذہبی باتیں لکھی ہوئی تھیں۔ اس پر افغانستان کے علماء نے امریکی فوج پر اسلام کی بے حرمتی کرنے کا الزام لگایا ہے اور اس کے خلاف احتجاج کیا ہے۔

امریکی فوج کا کہنا ہے کہ ان کا مقصد افغانستان کے بچوں کو تفریح کیلئے کچھ سامان دستیاب کرانا تھا اور انہوں نے سوچا بھی نہیں تھا کہ یہ بات کسی کو بری لگ سکتی ہے۔ اس سے قبل سعودی عرب فٹبال کی تنظیم فیفا سے اپنے ملک کے پرچم کو فٹبال پر استعمال نہ کئے جانے کے لئے کہہ چکی ہے۔

پاکستان میں عورت کی حکومت نحوست اللہ اس سے بچائے - وزیر اعلیٰ سندھ

پاکستان میں جمہوریت کی بحالی اور جنرل مشرف اور بے نظیر بھٹو کے مابین ڈیل کے حوالے سے امکانات اور اندیشوں کے درمیان وزیر اعلیٰ سندھ ارباب رحیم نے عورت کی حکمرانی کو نحوست قرار دیا ہے۔ ایک تقریب میں انہوں نے پاکستان پیپلز پارٹی کو فیملی حکومت چلانے والوں کا گروپ قرار دیتے ہوئے کہا کہ بھٹو کی شخصیت میں جہاں کوئی خاص بات نہیں ہے وہیں ملک کی خاتون وزراء سے معذرت کے ساتھ انہوں نے یہاں تک کہہ ڈالا کہ اللہ عورت کی حکمرانی سے بچائے۔ اپنے موقف کی تائید میں انہوں نے کہا کہ وہ اس بات کا اظہار اگرچہ معذرت کے ساتھ کر رہے ہیں لیکن اس میں حقیقت ہے۔ رحیم نے اسی کے ساتھ فوج کو بھی پاکستان میں ایک حقیقت ماننے پر اصرار کیا اور کہا کہ فوج کی سپورٹ کرنا پاکستان کی خدمت کرنا ہے۔ پیپلز پارٹی کی رہنما محترمہ رحمان صاحبہ نے وزیر اعلیٰ سندھ کے عورتوں سے متعلق بیان پر شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کوئی ان پڑھ آدمی بھی ایسی بات نہیں کر سکتا جبکہ انہوں نے دنیا کی آدھی آبادی کو منحوس قرار دے کر خود اپنے ہی پاؤں میں کلہاڑی مار لی ہے۔ رحمان نے ارباب رحیم کو جاہل وڈیرہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو عورتوں کو بھیڑ بکری سمجھتے ہیں اور ایسے لوگ قومی اسمبلی کے کارکن بننے کے لائق نہیں۔☆

ملک میں ہر 7 منٹ میں ایک عورت زچگی کے دوران مرجاتی ہے

ملک میں ہر 7 منٹ بعد ایک عورت حمل اور بچے کی پیدائش کی پیچیدگیوں سے موت کے منہ میں چلی جاتی ہے۔ مرکزی وزیر مملکت برائے صحت پی لکشمی نے ایک تحریری جواب میں کہا کہ رجسٹرار جنرل آف انڈیا کے اعداد و شمار سے انکشاف ہوا ہے کہ دوران زچگی موت کی شرح بھارت میں ہر 10 ہزار خواتین میں سے 301 ہے۔ یعنی ایک سال میں 77000 عورتیں زچگی کی پیچیدگیوں سے متعلق بیماریوں سے مرجاتی ہیں اس لحاظ سے ہر 7 منٹ میں ایک عورت زچگی کی موت کا شکار ہو جاتی ہے۔

یوپی اور اترانچل دونوں میں یہ شرح سب سے زیادہ 517 ہے اس کے بعد آسام میں 490، راجستھان میں 448، مدھیہ پردیش میں 379، بہار اور جھارکھنڈ میں 371 اور اڑیسہ میں 308 ہے۔

نیم دنت منجن غیر محفوظ ہیلتھ کینیڈا کا دعویٰ

کینیڈا کے محکمہ صحت نے لوگوں کو بھارت میں بنے نیم دنت منجن کو استعمال نہ کرنے کا مشورہ دیا ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ اس میں صحت کو کافی نقصان پہنچانے والے بیکٹیریا پائے گئے ہیں۔ ہیلتھ کینیڈین کلکتہ کیمیکل کمپنی لمیٹیڈ کی طرف سے نیا کیلشیم ملے نیم ایکٹو ٹوتھ پیسٹ کو صحت کے لئے نقصان دہ بتاتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اس کا استعمال نہیں کیا جانا چاہئے۔ ہیلتھ کینیڈا نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کا استعمال کرنے سے بخار پیشاب انفیکشن، الٹی، ڈائریا اور پیٹھ میں درد جیسی شکایات ہو سکتی ہیں۔ محکمہ ہیلتھ نے کہا ہے کہ اگر اس منجن کو نگل لیا جائے تو خطرناک ہو سکتا ہے اور چھوٹے بچے اکثر دانت صاف کرتے وقت اپنے منجن کو نگل لیتے ہیں ہیلتھ کینیڈا نے کہا ہے کہ کمزور امیون سسٹم یا قوت مزاحمت والے بچوں کیلئے اس منجن کا استعمال کافی خطرناک ہو سکتا ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ کینیڈا میں نیم ایکٹو منجن کی فروخت کی اجازت نہیں دی جائے گی۔☆

ٹماٹر میں پایا جانے والا مادہ مثانے کی سرطان سے بچانے میں معاون

برطانوی ڈاکٹر ہیلی

برطانیہ کے طبی ماہرین نے کہا ہے کہ ٹماٹر میں پایا جانے والا لائیکوسین نامی مادہ کینسر خاص طور پر مثانے کے سرطان سے بچانے میں معاون ہے۔ برطانوی ڈاکٹر کرس ہیلی نے اپنی تحقیق کے بعد بتایا کہ لائکوسین نامی مادہ اینٹی اوکسیڈینٹ ہونے کے باعث انسانی خلیوں کو تباہ ہونے سے روکتا ہے اور ٹماٹروں کی سرخ رنگت بھی اسی مادہ کے باعث ہوتی ہے۔ ڈاکٹر کرس ہیلی نے ہزاروں افراد کی میڈیکل ہسٹری کے اعداد و شمار اور تجربہ کے حوالہ سے بتایا کہ ایک ہفتہ میں 10 یا 10 سے زیادہ ٹماٹر کھانے والوں کو مثانے کا سرطان لاحق ہونے کا خطرہ 45 فیصد کم ہوتا ہے۔ پراسٹیٹ کینسر کی تحقیق کے ادارہ کے ڈاکٹر کرس ہیلی کے مطابق ڈاکٹروں اور دیگر محققین نے بھی انہیں لائیکوسین اور مثانے کے سرطان کی روک تھام میں ممکنہ تعلق کے بارے میں بتایا اور تجزیہ کیا ہے کہ مردوں کو مثانے کے سرطان سے بچاؤ کے لئے اپنی خوراک میں ٹماٹر یا ٹماٹر سے بنی ہوئی ساس، چٹنی یا دیگر اشیاء استعمال کرنی چاہئیں۔

طالبان نے تین سو یرغمالی فوجیوں کی رہائی کیلئے سخت شرائط پیش کیں

افغانستان سے جڑے ایک قبائلی علاقے میں یرغمال بنائے گئے قریب 300 پاکستانی فوجیوں کو آزاد کرانے کی کوشش کو اس وقت جھٹکا لگا جب اغوا کاروں نے اپنی سخت شرائط پیش کیں۔ انہوں نے اس علاقے سے فوج کی واپسی اور اپنے 15 ساتھیوں کی پاکستانی جیلوں سے رہائی کی شرائط رکھیں۔ اس پورے سلسلہ واقعات کے پیچھے طالبانی دہشت گردوں کا رول مشکوک ہے ان پاکستانی فوجیوں کو جنوبی وزیرستان کے ایک قبائلی علاقے میں قیدی بنا کر رکھا گیا ہے۔ بات ایک دو فوجیوں کی نہیں بلکہ سینکڑوں فوجی اغوا کاروں کے چنگل میں ہیں اور ڈر ہے کہ اگر ان کی شرائط نہ مانی گئیں تو فوجیوں کو قتل کر دیا جائے گا۔

افغانستان سے ملحقہ پاکستان کے قبائلی علاقے جنوبی وزیرستان کے سب ڈویژن لدھا سے سکیورٹی فورسز کے اغوا ہونے والے اہلکاروں کو آج تک بازیاب نہیں کرایا جا سکا جبکہ یہ اغوا 31 اگست کو ہوا تھا۔

امریکی نوجوانوں کو پڑھنے میں دلچسپی نہیں

امریکہ میں کتاب پڑھنے کے لوگوں کے شوق کے بارے میں اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہر چوتھے نوجوان **کا کہنا** ہے کہ اس نے پچھلے سال ایک بھی کتاب نہیں **پڑھی**۔ ایک سروے میں پایا گیا ہے کہ باقی جن لوگوں نے کتابیں پڑھی ہیں ان میں صرف **عورتیں** اور سینئر سٹی زن ہی شامل ہیں۔ کتابیں پڑھنے کے شوقین لوگوں کے پسندیدہ مضامین مذہبی، ادبی اور مقبول ناول ہیں۔ امریکہ میں کتابوں کی فروخت پچھلے کچھ سالوں سے ایک ہی مقام پر ٹھہری ہوئی ہے۔☆

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U. S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U. S. $

Vol. 56 Thursday 20 th September 2007 Issue No. 38

الحمدللہ کہ گزشتہ اتوار کو جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے اختتام کو پہنچا

اگلا سال جوبلی جلسے کا سال ہے امید ہے انشاء اللہ حاضری بھی زیادہ ہوگی اور انتظامات بھی وسیع کرنے ہونگے اس لئے ہمیشہ پہلے انعاموں پر پہلے سے بڑھ کر شکر گزار بنتے ہوئے اس کے آگے جھکیں۔

انتظامات کے حسن میں اپنی عقل اور محنت کا دخل نہ سمجھیں بلکہ اللہ کی خاطر کیئے گئے کاموں میں تبھی برکت پڑے گی جب ہم خدا تعالیٰ کا عبد شکور بنتے ہوئے اس کا شکر گزار ہونگے

(.........خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۷/ستمبر ۲۰۰۷، بمقام جرمنی.........)

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ الحمدللہ کہ گزشتہ اتوار کو جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اپنے اختتام کو پہنچا۔ آج اس جلسہ کے حوالے سے کچھ باتیں کروں گا۔ جلسوں کی تیاری کے لئے ہر سال ٹیمیں بنائی جاتی ہیں جن کے سپرد مختلف کام کئے جاتے ہیں ایک شوق اور لگن ہوتی ہے جس کے تحت تمام ڈیوٹیاں دینے والے اپنے فرائض ادا کرتے ہیں مجھے بھی جلسے سے پہلے جہاں بھی جلسے منعقد ہوتے ہیں خط مل رہے ہوتے ہیں کہ دعا کریں کہ تمام کام بخیر وخوبی ہو جائیں یہی حال جرمنی کے جلسہ کے کارکنان کا تھا بہر حال جماعت کا مزاج ہے، تربیت ہے اور خدا سے تعلق ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی تربیت کر کے ایک احمدی سے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کیا ہے اور اس رب العلمین، رحمان، رحیم کی پہچان کرائی ہے۔ یہ سب اس کا فضل ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے وسائل اور طاقتوں کے مطابق کوشش کرنے کی ہمت اور طاقت عطا فرماتا ہے۔ اور ہمارے کاموں میں برکت اس لئے ہی پڑتی ہے کہ ہم اس خدا کے آگے جھکنے والے ہیں جس کے قبضہ قدرت میں سب کچھ ہے اور وہ تمام مراحل میں ہماری کوششوں کو پوری کرتے ہوئے اس میں برکت ڈالتا ہے پس جہاں جلسے کا کامیاب اختتام ہر کارکن کے لئے خوشی کا موجب بنتا ہے وہیں اس کو اللہ کے آگے مزید جھکنے والا بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ یاد رکھیں لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ کہ اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں تم کو مزید عطا کروں گا پس اللہ کا ہر انعام پہلے سے بڑھ کر نازل ہوگا اگر ہم اس کے شکر گزار بندے بنے رہیں گے۔

فرمایا: اگلا سال جوبلی جلسے کا سال ہے امید ہے انشاء اللہ حاضری بھی زیادہ ہوگی اور انتظامات بھی وسیع کرنے ہونگے اس لئے ہمیشہ پہلے انعاموں پر پہلے سے بڑھ کر شکر گزار بنتے ہوئے اس کے آگے جھکیں۔ انتظامات کے حسن میں اپنی عقل اور محنت کا دخل نہ سمجھیں بلکہ اللہ کی خاطر کیے گئے کاموں میں تبھی برکت پڑے گی جب ہم اس کا عبد شکور بنتے ہوئے اس کا شکر گزار ہونگے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جتنی چاہے انتظامات میں وسعت ہو جائے اور جتنی چاہے دقتیں ہو جائیں اللہ اپنے بندے کے کاموں میں موجود ہوتا ہے۔ شکر گزاری کے نتیجہ میں جہاں بندہ اپنے رب کا ذکر کرتا ہے وہیں اللہ بھی اس کو ہمیشہ یاد رکھتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ یہ تھا کہ آپ ہمیشہ دعا کرتے تھے کہ اے اللہ مجھے ذکر کرنے والا اور شکر کرنے والا بنا۔ شکر گزاری کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایک تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں دوسرے اللہ کے بندوں کا بھی شکر گزار ہونا ضروری ہے۔ جنہوں نے تمہاری کسی نہ کسی رنگ میں مدد کی۔ پس جو جماعتی انتظامات ہوتے ہیں ان میں جماعتی انتظامیہ کو ان تمام کارکنان کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں جلسہ میں خدمت کی جس سے جلسہ کے کاموں میں آسانی پیدا ہوئی۔ جس سے لوگوں کو سہولت سے جلسہ سننے کا موقع فراہم ہوا۔ نہ صرف جلسہ بلکہ رہائش، کھانے اور دوسرے انتظامات میں بھی تکلیف کم سے کم ہوئی۔ کیونکہ جب ایسے وسیع انتظامات ہوتے ہیں تو گھر جیسی سہولت تو نہیں ہوتی لیکن زیادہ سے زیادہ سہولت کی انتظامیہ کوشش کرتی ہے۔ اور یہ کام کارکنان کے اخلاص کی وجہ سے انجام پاتا ہے جس میں مرد اور عورتیں سب شامل ہوتے ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا کہ خدمت کا یہ مزاج حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت میں پیدا کیا ہے اور اس کا غیروں کو پتہ بھی نہیں چنانچہ جلسہ میں آنے والے مسلم اسکالرز اور عیسائی دانشوروں نے میرے سامنے اس بات کا ذکر کیا کہ آپ لوگ بغیر مدد حکومت کے اتنا بڑا جلسے کا انتظام ڈسپلن کے ساتھ انجام دیتے ہو۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ ہم احمدی اپنے مزاج کے مطابق بعض دفعہ جس کو کم معیار کا سمجھتے ہیں یہ لوگ اس کو اعلیٰ معیار کا سمجھتے ہیں لیکن ہمارے معیار مزید بڑھتے چلے جانے چاہئیں۔ اور اس کے لئے جیسا کہ میں نے کہا۔ ہمیں اللہ کے آگے جھکنا ہوگا کہ وہ اپنے وعدہ کے مطابق ہماری مشکلات خود بخود دور کرتا چلا جائے۔

حضور نے جماعت کے ایسے انجینئر کا بھی ذکر فرمایا جنہوں نے برتن دھونے کی مشین ایجاد کی ہے جو کہ ایک منٹ میں دیگ کو ایسے چمکا دیتی ہے جیسے وہ کبھی استعمال ہی نہیں ہوئی۔ حضور نے فرمایا میں نے انجینئر صاحب کو کہا ہے کہ وہ ایسی اور مشینیں بنائیں تا کہ ہم دنیا میں مختلف جگہوں پر جہاں بڑے بڑے جلسے ہوتے ہیں ایسی مشینیں بھجوا سکیں۔ الحمدللہ کہ احمدیوں کو اللہ تعالیٰ نے ایسے دماغ عطا فرمائے ہیں کہ جس سے کم سے کم پیسوں میں زیادہ آسانی والی چیزیں بنائی جا سکتی ہیں لیکن یہ چیزیں کسی کے دماغ میں کسی قسم کا تکبر اور بڑائی پیدا نہ کریں بلکہ مزید عاجزی سے خدا کے حضور جھکتے چلے جائیں کہ خدا ہمیں مزید خدمت کی توفیق دیتا رہے۔

پس نظام جماعت سے منسلک رہتے ہوئے اطاعت کے جذبہ کے تحت خدمت بجالاتے رہیں۔ اطاعت نظام کا جذبہ پہلے سے بڑھ کر اپنے دلوں میں پیدا کریں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اطاعت خلافت اطاعت نظام سے منسلک ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جرمن نو احمدی احباب کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ دوست بہت تیزی سے نظام جماعت کی طرف جڑتے چلے جا رہے ہیں۔ حضور نے نو احمدی جرمن احباب کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: کہ وہ اسلام کا خوبصورت پیغام اپنے ہم قوم لوگوں میں پھیلائیں۔ آخر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جلسہ کی برکات میں سے ایک برکت یہ حاصل ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ۱۱ سعید فطرت مردوں اور عورتوں کو بیعت کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اپنے عہد بیعت میں مضبوطی پیدا کرتے چلے جائیں اللہ اور اس کے رسول کے کامل فرمانبردار بنتے چلے جائیں۔ تب ہی ہر فرد جماعت مسیح موعود کی جماعت کا فرد سمجھا جائے گا اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔